والدین کے فرائض

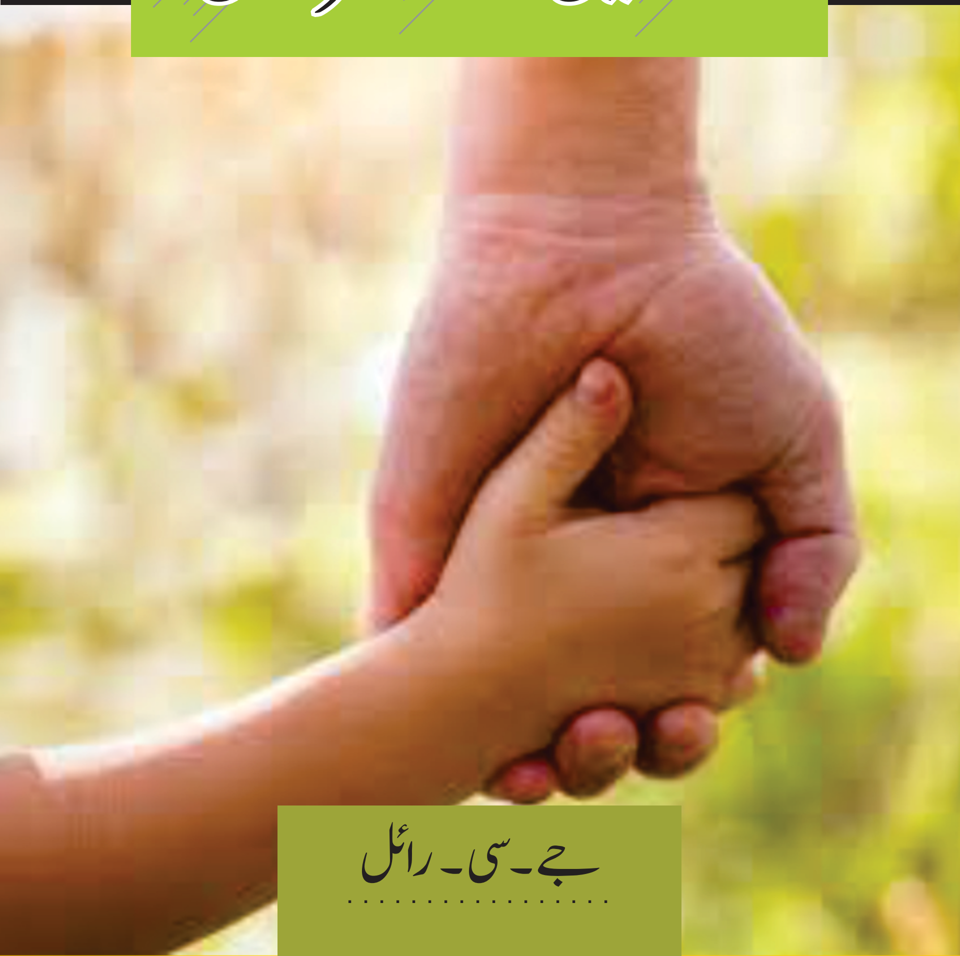

جے۔سی۔رائل

والدین کے فرائض

مصنف : جے۔ سی۔ رائل

ترجمہ کار : فضا نسیم

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

36 فیروز پور روڈ، لاہور

بار -- اوّل

تعداد -- ۱۰۰۰

قیمت -- ۶۰ روپے

۲۰۲۰ء

اردو ایڈیشن کے جملہ حقوق بحق ناشرین، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور محفوظ ہیں۔

Masihi Isha'at Khana
Ph: +92 42 37422694, 37423944 Fax: +92 42 37500161
E-mail: masihiishaatkhana@gmail.com
Website: www.mik.org.pk   Facebook: MIK مسیحی اشاعت خانہ

مینیجر، مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶ فیروز پور روڈ، لاہور نے مکتبۂ جدید پریس، لاہور
سے چھپوا کر شائع کیا۔

تعارُف

’’ لڑکے کی اُس راہ میں تربیت کر جس پر اُسے جانا ہے۔ وہ بوڑھا ہو کر بھی اُس سے نہیں مُڑے گا‘‘ (اَمثال ۲۲:۶)۔

میرا خیال ہے کہ مسیحی ایمان کا دعویٰ کرنے والے بہت سے لوگ اِس آیت سے واقف ہیں۔ اِس کے الفاظ ہمارے کانوں کے لئے کسی پُرانے راگ کی طرح جانے پہچانے ہیں۔ آپ نے یہ آیت کئی بار سُنی ہو گی، پڑھی ہو گی، اِس کے متعلق کسی سے بات کی ہو گی یا کسی کے سامنے پیش کی ہو گی۔ کیا یہ بات دُرُست نہیں؟

لیکن اِس سب کے باوجود ہم اِس آیت کی ہدایت پر کس قدر کم توجہ دیتے ہیں۔ عملی زندگی میں ایسا لگتا ہے کہ جیسے اِس میں دی جانے والی تعلیم سے کوئی واقف ہی نہیں ہے اور جو ذمہ داری یہ آیت ہم پر عائد کرتی ہے اُس پر شاذ و نادر ہی عمل کیا جاتا ہے۔ کیا میری بات سچائی پر مبنی نہیں؟ ہم اِسے نیا موضوع نہیں کہہ سکتے۔ جب ہم ماضی پر نظر کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک طویل عرصے سے اِس آیت کی تعلیم پر مطلوبہ توجہ نہیں دی گئی۔ ہم ایسے دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں جس میں ہر طرف تعلیم کے لئے جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ ہم ہر جگہ نئے سکول کُھلنے کی خبریں سنتے رہتے ہیں۔ ہمیں نوجوانوں کے لئے ہر قسم کے نئے نظام اور نئی کتابوں کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ تاہم اِس تمام جدوجہد کے باوجود بچے اُس راہ پر چلنے کی تربیت

حاصل نہیں کر پاتے جس پر اُنہیں چلنا چاہیئے یعنی جب وہ بالغ افراد بن جاتے ہیں تو خدا کے ساتھ نہیں چلتے۔ لہٰذا اِس صورتِ حال کے متعلق ہم کیا کہیں؟ واضح سچائی یہ ہے کہ ہماری تعلیم و تربیت میں خداوند کے حکم کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور اِسی لئے ہمارے ماحول میں خداوند کا وعدہ پورا نہیں ہوتا۔

یہ باتیں ہمیں گہری باتوں پر غور و خوض کرنے کی تحریک دیں۔ بچوں کی صحیح تربیت کے متعلق کسی خدا کے خادم سے مشورہ لیں۔ میرا یقین کریں کہ یہ معاملہ ہر ذی شعور کو سمجھنے اور اپنے آپ سے یہ پوچھنے کی ضرورت ہے کہ ''کیا مَیں اِس معاملے میں وہ کام کر رہا ہوں جو مَیں کر سکتا ہوں؟''

یہ موضوع قریباً ہر فرد سے تعلق رکھتا ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا گھرانا ہو جسے اِس کی ضرورت نہ ہو۔ یہ والدین، اساتذہ، روحانی مددگار، چچا، ماموں، پھپھو، خالہ، بھائی بہنوں سب کے لئے دلچسپی کا حامل ہے۔ شاید ہی کسی خاندان میں کوئی ایسا فرد ہو جو والدین کو بچوں کی تربیت کے متعلق کوئی مشورہ یا نصیحت نہ کرتا ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم سب اِس سلسلے میں بلاواسطہ یا بالواسطہ کچھ نہ کچھ کر سکتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ مَیں ہر شخص کو تحریک دے سکوں کہ وہ ایسا کرنا یاد رکھیں۔

یہ ایسا موضوع بھی ہے جس سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ اپنے فرض میں ناکام ہونے کے خطرے میں رہتے ہیں۔ یہ خاص طور پر ایسا معاملہ ہے جس میں لوگوں کو اپنی بجائے اپنے ہمسایوں کے نقائص زیادہ واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اکثر اُسی طریقے سے اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں

جس کے متعلق وہ دوسروں کو بتا چکے ہوتے ہیں کہ اِس طرح بچوں کی پرورش کرنا غلط ہے۔ اُنہیں دوسروں کے خاندانوں میں چھوٹی برائیاں تو دکھائی دیتی ہیں،لیکن وہ اپنے خاندانوں میں پائے جانے والے بڑے بڑے عیب نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ باہر پائی جانے والی غلطیاں عقابوں جیسی تیز نگاہ سے دیکھ لیتے ہیں، لیکن اپنے گھر کے اندر ہر روز ہونے والی مہلک خطائیں اُنہیں اندھی چمگادڑوں کی طرح دکھائی ہی نہیں دیتیں۔ وہ اپنے بھائی کے گھر کے لئے تو عقل مندی کا مظاہرہ کرتے ہیں،لیکن اپنے گھرانے کے لئے احمق بنے رہتے ہیں۔ ہمیں بہت محتاط ہونے کی ضرورت ہے کہ ہم دوسرے لوگوں کو کس نگاہ سے جانچ پرکھ رہے ہیں۔ اِس بات کو بھی یاد رکھنا آپ کے لئے مفید ہو گا۔

اب مَیں صحیح تربیت کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس اِن باتوں کو آپ کے لئے برکت کا وسیلہ بنائے جن سے آپ بروقت راہنمائی حاصل کرسکیں۔ اُنہیں سادہ اور کھری باتیں ہونے کی وجہ سے رد نہ کریں اور نہ ہی اِس لئے کم تر جانیں کہ اِن میں کوئی نئ بات نہیں۔ اِس بات کا یقین رکھیں کہ اگر آپ اپنے بچوں کو آسمان پر جانے کے لئے تیار کر رہے ہیں تو یہ وہ باتیں ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

۱

اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں

اوّل، اگر آپ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنا چاہتے ہیں تو اُس راہ پر اُن کی تربیت کریں جس پر اُنہیں جانا چاہیئے نہ کہ اُس راہ پر جس پر وہ جانا چاہتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ بچے جبلی طور پر بُرائی کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ لٰہذ اگر آپ اُنہیں اپنے فیصلے خود کرنے دیں گے تو وہ یقینی طور پر غلط فیصلے کریں گے۔ ایک ماں یہ نہیں بتا سکتی کہ اُس کے نومولود بچے کا قد لمبا ہو گا یا چھوٹا، وہ مضبوط ہو گا یا کمزور اور سمجھ دار ہو گا یا احمق۔ یہ تمام باتیں غیر یقینی ہیں۔ لیکن وہ ایک بات یقینی طور پر بتا سکتی ہے کہ اُس کا دل بگڑا ہوا اور گناہ آلودہ ہو گا۔ ہم فطری طور پر غلط راہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ سلیمان لکھتا ہے ''حماقت لڑکے کے دل سے وابستہ ہے، لیکن تربیت کی چھڑی اُس کو اُس سے دُور کر دے گی'' (اَمثال ۲۲:۱۵) اور ''جو لڑکا بے تربیت چھوڑ دیا جاتا ہے اپنی ماں کو رُسوا کرے گا'' (اَمثال ۲۹:۱۵)۔ ہمارا دل کھیت کی طرح ہے۔ اگر اِس کی دیکھ بھال نہ کی جائے تو اِس میں جھاڑیاں اُگنے لگتی ہیں۔ اگر آپ دانش مندی سے اپنے بچے کی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ اُسے اپنی من مانی نہ کرنے دیں۔ سوچنے سمجھنے میں، جانچنے پرکھنے میں اور عمل کرنے میں اُس

کی ایسے ہی راہنمائی کریں جس طرح آپ کسی کمزور اور اندھے شخص کی کرتے ہیں۔ لیکن خدا را اُسے اُس کے گمراہ کُن شوق اور رجحانات کے حوالے نہ کریں۔ اُس کی پسند و ناپسند اور خواہشات کے مطابق نہ چلیں۔ جیسے وہ یہ نہیں جانتا کہ اُس کے بدن کے لئے کیا بہتر ہے اِسی طرح وہ ابھی تک یہ نہیں جان پایا کہ اُس کی روح اور جان کے لئے کیا بہتر ہے۔ اِس بات کا فیصلہ اُس پر نہ چھوڑیں کہ وہ کیا کھائے، کیا پیئے یا کیا پہنے۔ مستقل مزاجی اپنائیں اور اِسی طرح اُس کے ذہن کی تربیت کریں۔ اُس کے تخیلات کے مطابق نہیں بلکہ اُس طریقے سے اُس کی تربیت کریں جو کلامِ مقدس کے مطابق اور درست ہو۔

اگر آپ مسیحی تربیت کے اِس پہلے اُصول کو نہیں اپنا سکتے تو آپ کے لئے مزید آگے پڑھنا بے کار ہوگا۔ ایک بچے کے ذہن میں قریباً سب سے پہلے اپنی من مانی کرنے کا خیال آتا ہے۔ لہٰذا آپ سب سے پہلے اِسی کی مزاحمت کریں۔

۲

نرمی، محبت اور تحمل

اپنے بچے کی نہایت نرمی، محبت اور تحمل سے تربیت کریں۔ اِس سے میرا مطلب یہ نہیں کہ آپ اُسے بگاڑ دیں بلکہ یہ کہ اُس کو معلوم ہو کہ آپ اُس سے محبت رکھتے ہیں۔

محبت آپ کے تمام طرزِ عمل میں موجود ہونی چاہیئے۔ مہربانی، نرمی، تحمل، صبر سے بچوں کی مشکلات حل کرنے کے لئے تیار رہیں، اُن کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں حصہ لیں۔ ایسی باتوں سے آپ ایک بچے کی نہایت آسانی سے راہنمائی کر سکتے ہیں اور اگر آپ اُس کے دل میں جگہ بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو اِن باتوں پر عمل کرنا ہو گا۔ یہ صرف بچوں ہی کی بات نہیں بلکہ بالغ لوگوں کو بھی محبت سے سمجھانا اِتنا آسان ہوتا ہے۔ ہم سب مجبور کئے جانے کی صورت میں سخت رویہ اپنا لیتے ہیں۔ زبردستی کی تابع فرمانی کے خیال سے ہی ہم منہ موڑ لیتے اور گردن کش بن جاتے ہیں۔ ہم نوجوان گھوڑوں کو سدھارنے والے شخص کی طرح ہیں۔ اُن کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں تو آپ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کریں گے اور جلد ہی آپ اُنہیں اپنے قابو میں کر لیں گے۔

بچوں کے ذہن بھی ہمارے جیسے ہی ہیں۔ سخت اور درشت رویہ اپنانے

سے وہ آپ سے دُور ہو جائیں گے۔ وہ آپ سے منہ موڑ لیں گے اور آپ اُن کے دل کا دروازہ تلاش کرتے ہوئے تھک جائیں گے۔ اُنہیں صرف یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ اُن کے لئے محبت بھرے جذبات رکھتے ہیں یعنی آپ اُنہیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں اور اُن کا بھلا چاہتے ہیں اور اگر آپ اُنہیں سزا دیتے ہیں تو صرف اِس لئے کہ آپ اُنہیں نقصان سے بچانا چاہتے ہیں اور آپ اُن کی زندگی کی بھلائی کے لئے اپنا سب کچھ دے سکتے ہیں۔ یہ جاننے میں اُن کی مدد کریں اور جلد ہی وہ دل و جان سے آپ سے محبت رکھنے لگیں گے۔ اگر آپ اُن کی توجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں۔ ہماری اپنی سمجھ بوجھ بھی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے۔ بچے کمزور اور نازک ہوتے ہیں۔ اِس لئے ضروری ہے کہ اُن کے ساتھ تحمل اور صبر سے پیش آیا جائے۔ لازم ہے اُن کے ساتھ ہمارا برتاؤ نرم اور محتاط ہو جیسے ہم نازک مشینوں کو چھوتے ہیں کیونکہ سخت ہاتھوں سے ہم اچھائی کی بجائے نقصان زیادہ پہنچائیں گے۔ بچے چھوٹے پودوں کی مانند ہوتے ہیں انہیں زیادہ، مرتبہ لیکن تھوڑا تھوڑا پانی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہم نے یہ توقع نہیں رکھنی کہ تمام باتیں ایک ہی مرتبہ سکھا دیں۔ ہم نے بچوں کی طبیعت یاد رکھنی ہے اور اُنہیں اُتنا ہی سکھانا ہے جتنا وہ سمجھ سکیں اور برداشت کرسکیں۔ اُن کے ذہن دھات کے ٹکڑے کی طرح ہیں۔ اُنہیں آہستہ آہستہ کسی صورت میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اُن کی سمجھ تنگ منہ والے برتن کی طرح ہے۔ ہم نے اُس میں علم کا مشروب آہستہ آہستہ اُنڈیلنا ہے بصورتِ دیگر بہت سا مشروب زمین پر بہہ کر ضائع ہو جائے گا۔"حکم پر

حکم... قانون پر قانون، تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں'' ہمارا اُصول ہو۔ چھری یا چاقو کو آہستہ آہستہ پتھر پر رگڑا جاتا ہے ورنہ اُس کی دھار یکساں نہیں ہو گی۔ بچوں کی تربیت کرنے کے لئے یقیناً تحمل کی ضرورت ہے، تاہم اِس کے بغیر کچھ بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

کوئی بھی چیز نرمی اور محبت کا متبادل نہیں ہوسکتی۔ ایک خادم یسوع کی سچائی پُرزور اور واضح الفاظ میں بیان کر سکتا ہے، لیکن اگر وہ اُسے محبت سے پیش نہیں کرتا تو بہت کم روحیں نجات پائیں گی۔ اِسی طرح آپ اپنے بچے کو اُس کا فرض بتا سکتے، حکم دے سکتے، دھمکا سکتے، سزا دے سکتے اور دلیل پیش کر سکتے ہیں، لیکن اگر اُس کے ساتھ آپ کے برتاؤ میں محبت کی کمی ہے تو آپ کی تمام تر جدوجہد بے کار جائے گی۔

محبت کامیاب تربیت کا ایک عظیم راز ہے۔ غصہ اور سختی بچے کو ڈرا تو سکتے ہیں لیکن قائل نہیں کر سکتے کہ آپ دُرُست ہیں۔ اور اگر وہ آپ کو اکثر غصے میں دیکھے گا تو وہ جلد ہی آپ کی عزت کرنا چھوڑ دے گا۔ جو باپ اپنے بیٹے سے ایسے بات کرتا ہے جیسے ساؤل بادشاہ یونتن سے کرتا تھا (ا۔سموئیل ۲۰:۳۰) تو وہ یہ توقع نہ رکھے کہ اُس کا اثر و رسوخ اپنے بیٹے کے ذہن پر قائم رہے گا۔

جاں فشانی کریں تاکہ آپ کے بچے آپ سے محبت کرتے رہیں۔ یہ خطرناک بات ہے کہ آپ کے بچے آپ سے خوف کھانے لگیں۔ یہ نہایت افسوس اور خطرناک بات ہے کہ آپ کے اور آپ کے بچوں کے درمیان فاصلہ پیدا ہو جائے اور اِس میں خوف بھی شامل ہو گا۔ خوف تعلقات کو محدود

بنا دیتا ہےاور اِس کی وجہ سے لوگ باتیں چھپانے لگتے ہیں۔خوف ریا کاری کے بیج بوتا ہے اور جھوٹ بولنے کا باعث بنتا ہے۔کُلسے کی کلیسیا کے لئے پولس کے اِن الفاظ میں سچائی کا خزانہ پایا جاتا ہے''اے اولاد والو! اپنے فرزندوں کو دِق نہ کروتا کہ وہ بے دل نہ ہو جائیں'' (کلسیوں ۳:۲۱)۔ اِس نصیحت کو نظر انداز نہ کریں۔

۳

زیادہ باتوں کا انحصار آپ پر ہے

بچوں کی تربیت کرتے وقت اِس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اُن کی تربیت کے معاملے کا دار و مدار سب سے زیادہ آپ پر ہے۔

تمام اُصولوں میں فضل سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔ غور کریں کہ ایک بالغ گنہگار کے دل پر انقلابی فضل کس طرح اثرانداز ہوتا ہے، کس طرح یہ شیطان کے قلعے ڈھا دیتا ہے، پہاڑوں کو ہٹا دیتا ہے، رخنے بھر دیتا ہے، ناہموار راستے سیدھے بنا دیتا ہے اور انسان کو مکمل طور پر نیا مخلوق بنا دیتا ہے۔ درحقیقت فضل کے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں۔ ہماری گناہ آلودہ فطرت بھی نہایت زور آور ہوتی ہے۔ غور کریں کہ یہ خدا کے بادشاہی کے خلاف کتنی جدوجہد کرتی ہے، زیادہ پاک بننے کی ہر کوشش کی مخالفت کرتی ہے اور ہماری زندگی کے آخری لمحے تک جنگ برپا رکھتی ہے۔ یقیناً فطرت زور آور ہے۔

تاہم فضل اور فطرت کے بعد بلاشبہ تعلیم سے زیادہ کوئی چیز طاقت ور نہیں۔ ہماری ابتدائی عادات (اگر مَیں ایسا کہہ سکوں تو) ہی خدا کے ماتحت سب کچھ ہیں۔ ہم جو کچھ بن جاتے ہیں وہ تعلیم کا ہی نتیجہ ہے۔ ہمارا کردار اُس نمونے کے مطابق ہوتا ہے جس پر ہمیں ابتدائی سالوں میں ڈھالا جاتا ہے۔

ہم اپنے پرورش کرنے والوں پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ ہم اُن سے رنگ، ذائقے اور رغبت لیتے ہیں جو کم و بیش تمام عمر ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ ہم اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں سے بولنا سیکھتے ہیں اور لاشعوری طور پر اُن کا ہی لب و لہجہ اپنا لیتے ہیں اور بلاشبہ اُن کے کچھ انداز و اطوار بھی ہماری ذات کا حصہ بن جاتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وقت ہی ظاہر کرتا ہے کہ ہم نے اپنے اوپر پڑنے والے ابتدائی تاثرات کس قدر اپنائے اور ہم میں پائی جانے والی کتنی باتیں اُن لوگوں سے مشابہ ہیں جنہوں نے ابتدائی دِنوں میں ہماری پرورش کی۔ ایک انگریز عالم مسٹر لوک (Locke) نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ" ہم جتنے انسانوں سے ملتے ہیں خواہ وہ اچھے ہیں یا بُرے ہیں اور مددگار ہیں یا نہیں وہ دس میں سے نو حصے اپنی تعلیم و تربیت کی وجہ سے ہیں۔"

اور یہ سب کچھ خدا کے رحیم انتظامات کی بات ہے۔ وہ آپ کے بچوں کو ایک ایسا ذہن دیتا ہے جو گیلی مٹی کی طرح نقش قبول کرتا ہے۔ وہ زندگی کے آغاز میں ہی اُنہیں ایسی طبیعت دیتا ہے کہ وہ آپ کی باتوں کا یقین کرتے، آپ کی نصیحت کو اپنا حق سمجھ کر قبول کرتے اور کسی اجنبی کے بجائے آپ پر اعتماد کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ وہ آپ کو اُن کا بھلا کرنے کا سُنہری موقع دیتا ہے۔ احتیاط کریں کہ آپ اِس موقعے پر نظر انداز کر کے ضائع نہ کر دیں۔ اگر آپ نے کوتاہی کی تو یہ موقع ہمیشہ کے لئے گنوا دیں گے۔ اِس افسوس ناک دھوکے سے بچیں جس کا بعض لوگ شکار ہو چکے ہیں کہ والدین اپنے بچوں کے لئے کچھ نہیں کر سکتے بلکہ سب کچھ خدا کرتا ہے۔ لہٰذا

آپ اُنہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیں اور اُن کی بہتری کے لئے صرف فضل کا انتظار کریں۔ ایسے افراد بلعام کی طرح اپنے بچوں کے لئے خواہشات رکھتے ہیں۔ وہ اُن کے لئے صادقوں جیسی موت چاہتے ہیں، لیکن وہ ایسا کچھ نہیں کرتے کہ اُن کے بچے صادقوں جیسی زندگی بسر کریں۔ اُن کی خواہش تو بڑی ہوتی ہے لیکن اُنہیں ملتا کچھ بھی نہیں۔ شیطان اُن کی ایسی منطق سے خوش ہوتا ہے جیسے وہ ہمیشہ سستی و کاہلی سے بنائے جانے والے بہانوں یا چیزوں کو نظرانداز کرنے کے طریقوں سے ہوتا ہے۔

مَیں جانتا ہوں کہ آپ اپنے بچے کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ مَیں یہ بھی اچھی طرح جانتا ہوں کہ نئے سرے سے پیدا ہونے والے لوگ، انسان کے ارادے سے نہیں بلکہ خدا سے پیدا ہوتے ہیں۔ تاہم مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ خدا نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ" لڑکے کی اُس راہ پر تربیت کر جس پر اُسے جانا ہے۔" اُس نے کبھی انسان کو ایسا حکم نہیں دیا جسے پورا کرنے کے لئے وہ ساتھ فضل نہ دے۔ اور مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہمارا کام ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھنا اور جھگڑنا نہیں بلکہ آگے بڑھ کر تابع فرمانی کرنا ہے۔ ہمارے آگے بڑھنے سے ہی خدا ہمیں ملے گا۔ وہ فرماں برداری کی راہ پر ہی ہمیں برکت دیتا ہے۔ ہمیں اُسی طرح حکم بجا لانا ہے جیسے قانا گلیل کی شادی میں خادموں نے پانی کے مٹکے بھرے تھے اور ہم خداوند پر بھروسا کر سکتے ہیں کہ وہ پانی کو مے میں تبدیل کر دے گا۔

۴

اپنے بچے کی روح کی فکر کریں

اپنے بچے کی تربیت اِس بات کو ہمیشہ سامنے رکھ کر کریں کہ اُس کی روح سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

بلاشبہ یہ ننھے منے بچے آپ کو نہایت عزیز ہیں، لیکن اگر آپ اُن سے محبت رکھتے ہیں تو اُن کی روح کے متعلق زیادہ سوچیں۔ آپ کے لئے اُن کی ابدی بھلائی سے زیادہ کوئی دوسری بھلائی زیادہ اہم نہیں ہونی چاہیئے۔ اُن کا کوئی پہلو آپ کو اتنا زیادہ عزیز نہ ہو جتنا روحانی پہلو جو کبھی ختم نہیں ہو گا۔ دُنیا اپنی تمام تر شان وشوکت کے ساتھ ختم ہو جائے گی، پہاڑیاں پگھل جائیں گی، آسمان طومار کی طرح لپیٹا جائے گا اور سورج کی روشنی جاتی رہے گی، لیکن اِن چھوٹی جانوں (جن سے آپ کو بہت محبت ہے) میں سکونت کرنے والی روح اُن کے بعد بھی زندہ رہے گی۔ اور اِس بات کا انحصار آپ پر ہے (مَیں انسانی لحاظ سے کہتا ہوں) کہ اُن کی روحیں ابدی خوشی یا ابدی دُکھ کی حالت میں رہیں گی۔

آپ اپنے بچوں کے لئے جو کچھ بھی کریں آپ کو سب باتوں میں اِس خیال کو اوّل ترجیح دینی چاہیئے۔ آپ اُن کے لئے جو بھی قدم اُٹھائیں، منصوبہ بنائیں یا جو بھی بندوبست کریں اِن سب میں اِس سوال کو مدِنظر رکھیں: ”اِس کا میرے بچوں کی روح پر کیا اثر پڑے گا؟“

روح سے محبت آپ کی تمام تر محبت کی روح ہے۔ اپنے بچے کو اِس طرح لاڈ پیار کرنا اور اُس کی خواہشات پوری کرنا جیسے یہ دُنیا ہی اُس کے لئے سب کچھ ہے اور اُس کی خوشی کا تعلق صرف اِسی زندگی سے ہے، حقیقی محبت نہیں بلکہ ظلم ہے۔ بچے کے ساتھ اِس طرح پیش آنا ایسے ہی ہے جیسے کسی جانور کے ساتھ پیش آنا جس کے پاس صرف ایک ہی زندگی ہے اور اُس کے بعد کچھ بھی نہیں۔ ایسا کرنے سے ہم اُس سے وہ عظیم سچائی چھپا لیتے ہیں جو وہ اپنے بچپن سے ہی سیکھنے کے لئے بنایا گیا ہے یعنی اُس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد اپنی روح کی نجات حاصل کرنا ہے۔

ایک حقیقی مسیحی اگر اپنے بچے کو آسمان پر جانے کے لئے تیار کرنا چاہتا ہے تو فیشن کا غلام نہ بنے۔ وہ صرف اِس لئے بعض کام کرنے پر مطمئن نہ ہو کیونکہ وہ دُنیا کے رسوم و رواج میں شامل ہیں۔ اُنہیں بعض طور طریقے محض اِس لئے نہ سکھائیں یا اُن کی ہدایت کریں کیونکہ عموماً لوگ ایسے ہی کرتے ہیں۔ اُنہیں قابلِ اعتراض مواد صرف اِس لئے پڑھنے اور دیکھنے کی اجازت نہ دیں کیونکہ سب اُنہیں پڑھتے ہیں۔ اُنہیں مشتبہ رجحانات کی عادات اِس لئے اپنانے نہ دے کیونکہ یہ عادات عام ہو گئی ہیں۔ ایک مسیحی اپنے بچوں کی روح پر نگاہ رکھتے ہوئے اُن کی تربیت کرے۔ وہ اِس بات پر شرمندہ نہ ہو کہ اُس کی تربیت کو غیر معمولی اور عجیب کہا جا رہا ہے۔ وقت کم رہ گیا ہے اور اِس دُنیا کا فیشن ختم ہو جائے گا۔ جو اپنے بچوں کی تربیت زمین کے لئے نہیں بلکہ آسمان کے لئے اور انسان کے لئے نہیں بلکہ خدا کے لئے کریں گے وہی بالآخر دانش مند والدین کہلائیں گے۔

۵

بائبل کا علم

اپنے بچوں کی تربیت بائبل کے علم کے ساتھ کریں۔

آپ اپنے بچوں کے دل میں بائبل کے لئے محبت پیدا نہیں کر سکتے۔ صرف روح القدس ہی ہمیں ایسا دل دے سکتا ہے جو خدا کے کلام سے مسرور ہو۔ تاہم آپ اپنے بچوں کو بائبل کی باتیں سکھا سکتے ہیں اور اِس بات کا یقین کر لیں کہ وہ اِس مبارک کتاب کو اتنی جلد نہیں سیکھ لیں گے یا بہت اچھی طرح نہیں جان لیں گے۔

بائبل کا مکمل علم مسیحیت کے تمام عقائد کی بنیاد ہے۔ جس کی بنیاد اِس میں مضبوط ہو گی وہ عمومی طور پر گمراہ نہیں ہوتا اور ہر نئ تعلیم کا جھونکا اُسے اُڑا نہیں لے جاتا۔ تربیت کا کوئی بھی نظام جس میں کلامِ مقدس کو اوّلیت نہیں دی جاتی وہ غیر محفوظ اور ناقص ہوتا ہے۔ آپ کو فوراً اِس بات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ ابلیس ہر طرف گھوم رہا ہے اور گناہ کی کثرت ہے۔ ہم میں سے بعض لوگ کلیسیا کو یسوع مسیح کی خاطر عزت دیتے ہیں۔ بعض ساکرامنٹ کی ادائیگی کو نجات کا وسیلہ اور ابدی زندگی میں داخلے کا پاسپورٹ سمجھ لیتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو بائبل سے زیادہ مذہبی کتابوں کو اہمیت دیتے ہیں یا اپنے بچوں کے ذہن بائبل مقدس کی سچائی کی بجائے

مذہبی کہانیوں اور نظموں سے بھر دیتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کو اپنے بچوں سے محبت ہے تو اُن کی روحوں کی تربیت کے لئے بائبل کا کثرت سے استعمال کریں اور دیگر تمام کتابوں کو ثانوی درجہ دیں۔ اِس بات کی فکر نہ کریں کہ اُنہیں بہت سی مذہبی کہانیاں اور نظمیں یاد ہوں بلکہ یہ کہ اُنہیں کلامِ مقدس یاد ہو۔ میرا یقین کریں خدا اِس قسم کی تربیت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ زبور نویس لکھتا ہے ''تُو نے اپنے کلام کو اپنے ہر نام سے زیادہ عظمت دی ہے'' (زبور ۱۳۸: ۲) اور میرا خیال ہے کہ وہ اُن سب کو خاص برکت سے نوازتا ہے جو آدمیوں میں اُس کے کلام کو عظمت دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

اِس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے بچے تعظیم سے بائبل پڑھیں۔ اُنہیں سکھائیں کہ وہ اِسے انسانوں کا نہیں بلکہ خدا کا سچا کلام سمجھیں، جسے خود روح القدس نے لکھوایا اور جو مکمل طور پر سچا، مفید اور یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلے سے ہمیں نجات دینے کے قابل ہے۔

اِس بات کا خیال رکھیں کہ وہ اِسے ہر روز پڑھیں۔ اُن کی اِس طرح تربیت کریں کہ وہ اِسے اپنی روح کے لئے روز کی روٹی سمجھیں جو اُن کی روحانی صحت کے لئے بلاناغہ لینی ضروری ہے۔ مَیں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ اِسے ایک نظام سے بڑھ کر نہیں بنا سکتے۔ لیکن ہم گناہ کی کثرت کا اندازہ نہیں لگا سکتے جس کے لئے ہو سکتا ہے ایک نظام ہی بلاواسطہ طور پر رکاوٹ بن جائے۔

اِس بات کا خیال رکھیں کہ وہ اِس کا مکمل مطالعہ کریں۔ آپ کو آغاز ہی سے اِس کی کسی تعلیم کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ آپ یہ تصور نہ کریں کہ

بچے مسیحیت کی نمایاں تعلیمات کو سمجھ نہیں سکتے۔ بچے ہمارے اندازے سے کہیں زیادہ بائبل کو سمجھ سکتے ہیں۔

بچوں کو گناہ، اُس کے احساسِ جرم، اُس کے نتائج اور اُس کی خباثت کے بارے میں بتائیں، آپ دیکھیں گے کہ وہ اُسے کسی حد تک سمجھ لیں گے۔

اُنہیں خداوند یسوع مسیح اور ہماری نجات کے لئے اُس کے کام یعنی کفارے، صلیب، خون، قربانی اور شفاعت کے متعلق بتائیں اور آپ جانیں گے کہ اِن سب میں ایسی کوئی بات نہیں جسے وہ سمجھ نہ پائیں۔

اُنہیں انسان کے دل میں روح القدس کے کام کے بارے میں بتائیں کہ کس طرح وہ ہمیں تبدیل کرتا، نیا بناتا اور پاک صاف کرتا ہے اور آپ جلد ہی جان جائیں گے کہ یہ باتیں کس حد تک اُن کے ذہن میں اُتر سکتی ہیں۔ مختصر یہ کہ مجھے شک ہے کہ ہمیں اندازہ ہی نہیں کہ ایک چھوٹا بچہ جلیل القدر خوش خبری کی لمبائی و چوڑائی کو کتنا سمجھ سکتا ہے۔ وہ ہماری قیاس آرائی سے کہیں زیادہ اِن سچائیوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اُن کے ذہنوں کو کلامِ مقدس سے بھریں۔ خدا کا کلام اُن میں کثرت سے بسنے دیں اور اگرچہ وہ چھوٹے ہیں تو بھی اُنہیں پوری بائبل دیں۔

٦

دعا کرنے کی عادت

بچوں کو دعا کرنے کی عادت ڈالیں۔

دعا حقیقی مسیحیت میں سانس کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کسی شخص کی نئی پیدائش کے ابتدائی ثبوتوں میں سے ایک ہے۔ خداوند نے حننیاہ کو ساؤل کے پاس بھیجتے ہوئے اُس کے متعلق بتایا، ''دیکھ وہ دعا کر رہا ہے'' (اعمال ۹:۱۱)۔ وہ دعا کرنا شروع کر چکا تھا اور یہ اُس کی تبدیلی کا کافی ثبوت تھا۔

دعا خدا کے لوگوں کا امتیازی نشان بن گئی اور یہ خدا کے لوگوں اور دُنیا میں ایک فرق پیدا کرتی ہے ''اُس وقت سے لوگ یہوواہ کا نام لے کر دعا کرنے لگے'' (پیدائش ۲۶:۴)۔

آج دعا تمام حقیقی مسیحیوں کی خاصیت ہے۔ وہ دعا میں خدا کو اپنی خواہشات، احساسات، آرزوؤں اور خوف سے آگاہ کرتے اور اپنی باتوں کا مطلب بتاتے ہیں۔ نامی مسیحی بھی دعائیں کرتے اور اچھی دعائیں دہرا سکتے ہیں، لیکن وہ اِس سے آگے نہیں بڑھتے۔

دعا انسان کی روح میں ایک نیا موڑ ہے۔ اگر آپ گھٹنوں کے بل نہیں ہوتے تو آپ کی خدمت لاحاصل اور آپ کی دوڑ دھوپ بے کار جاتی ہے۔

دعا روحانی خوش حالی کا ایک بہت بڑا راز ہے۔ جب آپ خدا کے

ساتھ شخصی رفاقت میں کافی وقت گزارتے ہیں تو آپ کی روح ایسے نشوونما پاتی ہے جیسے بارش کے بعد گھاس۔ تاہم کم رفاقت رکھنے کی صورت میں آپ کی ترقی اور نشوونما میں ٹھہراؤ آ جاتا ہے اور آپ اپنی روح کو بمشکل زندہ رکھ پاتے ہیں۔ مجھے ایک ترقی کرتے ہوئے، آگے بڑھتے ہوئے اور مضبوط مسیحی سے ملوائیں اور مجھے یقین ہے ایسا مسیحی اپنے خداوند سے اکثر محوِ گفتگو رہتا ہے۔ وہ زیادہ مانگتا ہے اِس لئے اُس کے پاس زیادہ ہوتا ہے۔ وہ یسوع کو سب کچھ بتاتا ہے اِس لئے اُسے ہمیشہ علم ہوتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔

دعا ایک نہایت طاقتور انجن ہے جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے۔ یہ ہر مشکل میں استعمال کرنے کے لئے بہترین ہتھیار ہے اور ہر آفت کا یقینی علاج ہے۔ یہ وعدوں کا خزانہ کھولنے کی چابی اور وہ ہاتھ ہے جو ضرورت کے وقت فضل اور مدد حاصل کر لیتا ہے۔ یہ چاندی کا نرسنگا ہے جو خدا نے ہمیں ہر ضرورت کے وقت بجانے کا حکم دیا ہے اور یہ وہ پکار ہے جس کا اُس نے جواب دینے کا وعدہ کیا ہے جیسے محبت کرنے والی ماں اپنے بچے کی آواز پر اُس کی طرف رجوع کرتی ہے۔

دعا خدا کے پاس آنے کا سادہ ترین طریقہ ہے۔ بیمار، بزرگ، کمزور، مفلوج، اندھے، غریب اور ناخواندہ سب دعا کر سکتے ہیں۔ اِس میں علم و ادب کی کمی اہمیت نہیں رکھتی۔ اپنی روح کی حالت بیان کرنے کے لئے آپ کو صرف زبان کی ضرورت ہے۔ ''تمہیں اِس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں'' (یعقوب ۴:۲)۔ یہ الفاظ روزِ عدالت کے دن بہت سے لوگوں کے

لئے ایک ہولناک ملامت ہوں گے۔

والدین، اگر آپ اپنے بچوں سے محبت رکھتے ہیں تو اُنہیں دعا کی عادت ڈالنے کے لئے جو کچھ آپ کر سکتے ہیں کریں۔ اُنہیں سکھائیں کہ وہ کیسے دعا کا آغاز کر سکتے اور کیا مانگ سکتے ہیں۔ اُن کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بلاناغہ دعا کریں۔ اگر وہ اِس کے لئے بے پروا ہونے لگیں تو اُنہیں یاد دلائیں۔ کوشش کریں کہ اگر وہ کبھی بھی دعا کرنا نہ سیکھیں تو یہ آپ کی غلطی نہ ہو۔ یاد رکھیں دعا کرنا مذہب میں پہلا قدم ہے جسے ایک بچہ سیکھ سکتا ہے۔ لکھنا پڑھنا سیکھنے سے بہت پہلے وہ اپنی ماں کے ساتھ گھٹنے ٹیک سکتا اور اُس کے پیچھے پیچھے دعا میں خدا کی حمد و پرستش کر سکتا ہے۔ اور جس طرح کہ کسی بھی کام میں ابتدائی اقدام نہایت اہم ہوتے ہیں اِسی طرح بچوں کا دعا کرنے کا طریقہ بھی اہم ہے۔ آپ کو اس بات پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بہت کم لوگ اِس بات کی اہمیت سے واقف ہیں کہ دعا کرنے پر کس قدر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ کو اِس بات سے خبردار رہنے کی ضرورت ہے کہ کہیں بچے جلد بازی، بے پروا اور غیر مودبانہ انداز میں دعا کرنا سیکھ لیں۔

آپ خبردار رہیں کہ کہیں بچوں کو دعا کرنے کے بارے میں سکھانے کی ذمہ داری کسی اَور کے سپرد نہ کریں۔ یہ کام آپ کا ہے اور آپ نے ہی کرنا ہے۔ آپ یہ ذمہ داری خود بچوں کو دیتے ہوئے بھی اُن پر نگاہ رکھیں۔ مَیں اُس ماں کی تعریف نہیں کر سکتا جو اپنے بچے کی روز مرہ زندگی کے اِس اہم ترین حصے پر کبھی توجہ نہیں دیتی۔ یقیناً اگر آپ کو اپنے بچے میں کوئی

عادت پروان چڑھانے کے لئے اُس پر نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے تو وہ دعا کرنے کی عادت ہے۔ میری بات کا یقین کریں اگر آپ کبھی اپنے بچے کو دعا کرتے ہوئے نہیں سنتے تو آپ زیادہ موردِ الزام ہیں۔ اِس صورت میں آپ ایوب میں بیان کردہ پرندے سے بھی کم عقل مند ہیں جو" اپنے انڈے زمین پر چھوڑ دیتی ہے اور ریت سے اُن کو گرمی پہنچاتی ہے اور بھول جاتی ہے کہ وہ پاؤں سے کچلے جائیں گے یا کوئی جنگلی جانور اُن کو روند ڈالے گا۔ وہ اپنے بچوں سے ایسی سخت دلی کرتی ہے کہ گویا وہ اُس کے نہیں۔ خواہ اُس کی محنت رائیگاں جائے اُسے کچھ خوف نہیں" (ایوب ۳۹: ۱۴-۱۶)۔

تمام عادات میں سے دعا وہ عادت ہے جو زیادہ عرصے تک یاد رہ سکتی ہے۔ کئی بزرگ افراد آپ کو بتا سکتے ہیں کہ اُن کی ماں نے کس طرح اُنہیں بچپن میں دعا کرنا سکھایا۔ شاید دوسری بہت سی باتیں وہ بھول چکے ہوتے ہیں۔ جس کلیسیا میں وہ عبادت کرنے جاتے تھے، جس خادم سے اُنہوں نے وعظ سُنے اور جن ساتھیوں کے ساتھ وہ کھیلا کرتے تھے وہ سب اُن کی یادداشت سے نکل چکے ہیں اور اُنہیں اُن کے بارے میں کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ لیکن آپ اکثر دیکھیں گے کہ ابتدائی دعاؤں کے متعلق یادداشت کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ وہ اکثر بتا سکتے ہیں کہ کہاں اُنہوں نے گھٹنے ٹیکے اور اُنہیں کیا مانگنا سکھایا گیا حتیٰ کہ یہ بھی بتائیں گے کہ کس طرح اُن کی ماں اُنہیں سارا وقت دیکھتی رہی۔ یہ باتیں اُن کے ذہن میں اِس طرح تازہ ہو جاتی ہیں جیسے کل کی بات ہو۔

قاری، اگر آپ کو اپنے بچوں سے محبت ہے تو مَیں آپ کو تاکید کرتا

ہوں کہ دعا کی عادت پروان چڑھانے کے اِس وقت کو ضائع نہ کریں۔ اگر آپ کسی بھی بات میں اپنے بچے کی تربیت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو کم از کم اُسے دعا کرنا ضرور سکھائیں۔

۷

فضل حاصل کرنے کے عمومی ذرائع کے لئے سرگرم

بچوں کی تربیت کریں کہ وہ فضل حاصل کرنے کے عمومی ذرائع کے لئے باقاعدگی سے سرگرم رہیں۔

بچوں کو خدا کے گھر جانے اور کلیسیا کے ساتھ دعا میں شامل ہونے کے فرض اور استحقاق سے آگاہ کریں۔ اُنہیں بتائیں کہ جہاں بھی خداوند کے لوگ عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں خداوند یسوع وہاں ایک خاص طریقے سے موجود ہوتا ہے اور جو مسیحی اُن کے ساتھ عبادت میں شامل نہیں ہوتے وہ توما رسول کی طرح برکت سے محروم رہ سکتے ہیں۔ اُنہیں خدا کا کلام سننے کی اہمیت کے بارے بتائیں اور یہ کہ خدا اپنے کلام کے وسیلے سے لوگوں کو تبدیل کرتا، پاک کرتا اور اُن کی روح کی نشوونما کرتا ہے۔ اُنہیں بتائیں کہ پولس رسول نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم" ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں" (عبرانیوں ۱۰:۲۵) اور جس قدر اُس دن کو نزدیک ہوتا ہوا دیکھتے ہیں اُسی قدر ایک دوسرے کو اِس کی نصیحت کریں اور تحریک دیں۔

مَیں اِس منظر کو افسوس نال منظر کہتا ہوں جب کلیسیا میں صرف بزرگ

لوگ یا خواتین ہی نظر آتے ہیں اور جوان مرد نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ لیکن مَیں اِس منظر کو زیادہ افسوس ناک کہتا ہوں جب کلیسیا میں بچے دکھائی نہیں دیتے ماسوائے اُن کے جن پر سنڈے سکول آنے کی پابندی عائد ہوتی ہے۔ اس طرح کی کوئی غلطی آپ سے سرزد نہ ہو۔ ہر کلیسیا میں بہت سے لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور یہ والدین اور دوستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُنہیں عبادت میں ساتھ لایا کریں۔

اُنہیں کلیسیا میں شامل نہ ہونے کے بے کار بہانوں کے ساتھ پروان نہ چڑھنے دیں۔ اُنہیں واضح الفاظ میں سمجھائیں کہ جب تک وہ آپ کی چھت کے نیچے ہیں اِس گھر میں رہنے والے ہر صحت مند فرد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خداوند کے دن اُس کے گھر میں حاضر ہو۔

اِسی طرح اگر ممکن ہو سکے تو اپنے بچوں کو عبادت میں اپنے ساتھ بٹھائیں۔ کلیسیا میں جانا ایک بات ہے اور وہاں اچھی طرح وقت گزارنا بالکل دوسری بات ہے۔ اور میرا یقین کریں وہاں اُن کے اچھے رویے کو یقینی بنانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے رہیں۔

نوجوانوں کے ذہن آسانی سے اِدھر اُدھر بھٹک جاتے اور اُن کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اُنہیں ہر ممکن طریقے سے اِس صورتِ حال سے بچانا چاہیئے۔ مَیں یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ والدین کے بغیر اکیلے عبادت کرنے آئیں کیونکہ وہ راستے میں اکثر بُری صحبت میں پڑ جاتے ہیں اور باقی دِنوں کی نسبت اتوار کے روز زیادہ بُرے کام کرنے سیکھ لیتے ہیں۔ اور نہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ تمام نوجوان چرچ میں ایک کونے میں الگ بیٹھ جائیں۔ اِس

طرح وہ اکثر بے پروائی اورغیرمودبانہ عادات اپنا لیتے ہیں اور اگر بعد میں وہ اُنہیں ترک کرنا چاہیں تو ایسا کرنے میں سالوں لگ جاتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ عبادت میں پورا خاندان بوڑھے، بچے اور جوان مرد وخواتین اکٹھے بیٹھے ہوں اور ایک گھرانے کی صورت میں خدا کی عبادت کریں۔

تاہم بعض لوگوں کے مطابق چھوٹے بچوں کو کلیسیائی عبادات میں شامل ہونے کے لئے کہنا بے سُود ہے کیونکہ یہ اُن کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

مَیں آپ سے کہوں گا کہ ایسی منطق پر توجہ نہ دیں۔ مجھے پرانے عہد نامے میں ایسی کوئی تعلیم دکھائی نہیں دیتی۔ جب موسیٰ فرعون کے پاس گیا تو اُسے کہا،"ہم اپنے جوانوں اور بڈھوں اور اپنے بیٹوں اور بیٹیوں ... سمیت جائیں گے کیونکہ ہم کو اپنے خدا کی عید کرنی ہے" (خروج ۱۰:۹)۔ جب یشوع نے شریعت پڑھی تو لکھا کہ" ایک بات بھی ایسی نہ تھی جسے یشوع نے بنی اسرائیل کی ساری جماعت اورعورتوں اور بال بچوں اور اُن مسافروں کے سامنے جو اُن کے ساتھ مل کر رہتے تھے نہ پڑھا ہو" (یشوع ۸:۳۵)۔ خروج ۳۴:۲۳ میں لکھا ہے:"تیرے سب مرد (بچوں سمیت) سال میں تین بار خداوند خدا کے آگے جو اسرائیل کا خدا ہے حاضر ہوں۔" اِسی طرح نئے عہد نامے میں بھی بزرگوں کے ساتھ بچے بھی مذہبی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جب پولس آخری مرتبہ صُور سے روانہ ہونے لگا تو وہاں کے ایمان داروں کے متعلق لکھا ہے کہ"سب نے بیویوں اور بچوں سمیت ہم کو شہر کے باہر تک پہنچایا۔ پھر ہم نے سمندر کے کنارے گھٹنے ٹیک کر دعا کی" (اعمال ۲۱:۵)۔

سموئیل نے اُس وقت خداوند کی خدمت کرنا شروع کر دیا تھا جب وہ اُسے اچھی طرح جانتا بھی نہیں تھا ''اور سموئیل نے ہنوز خداوند کو نہیں پہچانا تھا اور نہ خداوند کا کلام اُس پر ظاہر ہوا تھا'' (۱۔سموئیل ۳:۷)۔ رسول بھی اُس وقت تک خداوند کی تمام باتوں کو سمجھ نہ پائے تھے جب اُس نے کہا ''اُس کے شاگرد پہلے تو یہ باتیں نہ سمجھے لیکن جب یسوع اپنے جلال کو پہنچا تو اُن کو یاد آیا کہ یہ باتیں اُس کے حق میں لکھی ہوئی تھیں'' (یوحنا ۱۲:۱۶)۔

والدین، اِن مثالوں سے تسلی پائیں۔ اگر آپ کے بچے ابھی فضل کے ذرائع کی پوری قدر و قیمت کو نہیں سمجھ سکتے تو فکر مند نہ ہوں۔ صرف یہ کریں کہ باقاعدگی سے عبادات میں شامل ہونا اُن کی عادت بن جائے۔ اُن کے ذہنوں میں یہ بات بٹھا دیں کہ یہ ایک بلند، مقدس اور سنجیدہ فرض ہے۔ میرا یقین کریں کہ ایک دن وہ اِس کام کے لئے آپ کو مبارک کہیں گے۔

۸

بھروسا رکھنے کی عادت

اپنے بچوں کی اِس طرح تربیت کریں کہ وہ بھروسا رکھنا سیکھ جائیں۔

اِس سے میرا مطلب یہ ہے کہ آپ اِس طرح بچوں کی تربیت کریں کہ وہ آپ کی بات کا یقین کریں۔ آپ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی نسبت آپ کی جانچ پرکھ پر اعتماد کرسکیں اور آپ کی رائے کوعزت دیں۔ آپ اُن کے اندر یہ سوچ پیدا کر دیں کہ جس چیز کو آپ اُن کے لئے نقصان دہ کہیں وہ اُسے نقصان دہ ہی سمجھیں اور جسے آپ اُن کے لئے فائدہ مندہ کہیں وہ اُسے اپنے لئے فائدہ مند ہی سمجھیں۔مختصر یہ کہ وہ اپنے علم کے بجائے آپ کے علم کو بہتر تصور کریں اور اپنی بات کی نسبت آپ کی بات پر مکمل بھروسا رکھ سکیں۔ اُنہیں سکھائیں کہ وہ اُس بات کے لئے خواہ مخواہ پریشان نہ ہوں جسے وہ ابھی جانتے نہیں، تاہم بعد میں وہ غالباً اِس سے واقف ہو جائیں گے اور مطمئن ہوں کہ ایسا کرنے کی ایک وجہ ہے اور اُنہیں فی الحال آپ کا حکم ماننے کی ضرورت ہے۔

اعتقاد رکھنے والی روح کی مبارک حالی کو کون بیان کر سکتا ہے؟ یا کون بتا سکتا ہے کہ بے اعتقادی نے دُنیا کو کیسی مصیبت میں مبتلا کر دیا؟ بے اعتقادی کے باعث حوا نے ممنوعہ پھل کھایا کیونکہ اُس نے خدا کے کلام

کی سچائی پر شک کیا: ”جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا۔“ بے اعتقادی کے باعث قدیم دُنیا نے نوح کی تنبیہ کو ٹھکرا دیا اور اپنے گناہ میں ہلاک ہو گئی۔ اسرائیلی اپنی بے اعتقادی کی وجہ سے بیابان میں گھومتے رہے۔ یہ وہ رکاوٹ تھی جو اُنہیں مُلکِ موعود میں داخل ہونے سے روکے ہوئے تھی۔ بے اعتقادی کے سبب یہودیوں نے یسوع مسیح کو مصلوب کیا۔ اگرچہ وہ شریعت اور صحائف ہر روز پڑھتے تھے لیکن وہ موسیٰ اور انبیا کا یقین نہ کر سکے۔ اور آج تک بے اعتقادی کا گناہ انسان کے دل پر راج کر رہا ہے۔ ہم خدا کے وعدوں کا، اُس کی تنبیہ کا، اپنی گناہ آلودہ حالت کا، اپنی خطرناک حالت کا اور ہر اُس بات کا یقین نہیں کرتے جو ہمارے بُرے دلوں کے تکبر اور دُنیاداری کے خلاف سر اُٹھاتی ہے۔ قاری، اگر آپ اپنے بچوں کی اِس بات میں تربیت نہیں کرتے کہ وہ اپنے والدین کی بات پر بھروسا رکھیں اور اُنہیں اعتماد ہو کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ دُرست ہے تو آپ کی تربیت اِتنی بامقصد نہیں ہو گی۔

مَیں نے سُنا ہے کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بچے جو بات سمجھ نہیں سکتے آپ کو اُس کے لئے اُن سے کوئی تقاضا نہیں کرنا چاہئے یعنی آپ جو کچھ اُن سے کروانا چاہتے ہیں آپ اُس کی وضاحت کریں اور اُس کام کی اُنہیں وجہ بتائیں۔ مَیں ایسے خیال کے لئے سنجیدگی سے آپ کو خبردار کرتا ہوں۔ مَیں آپ کو واضح الفاظ میں بتاتا ہوں کہ میرے خیال میں یہ ایک ناقص اور نکما اُصول ہے۔ بلاشبہ یہ غیر معقول بات ہے کہ آپ اپنے ہر کام کو بھید بنا دیں اور ایسی بہت سی باتیں ہیں جن کی بچوں کو وضاحت دی جا سکتی ہے تاکہ وہ سمجھ سکیں

کہ اُنہیں کرنا موزوں اور دانش مندی ہے۔لیکن اِس خیال کے ساتھ اُن کی پرورش کرنا کہ وہ محض بھروسے پر ہی باتوں کو قبول نہ کریں یعنی وہ اپنی کمزور اور ناقص سمجھ کے ساتھ ہر بات میں ''کیوں'' اور''سبب'' جاننے کا تقاضا کریں اور اِس کے بغیر کوئی قدم اُٹھانے کے لئے تیار نہ ہوں تو یہ یقیناً ایک ہولناک غلطی ہوگی اور یہ بات اُن کے ذہنوں کو بُری طرح متاثر کرسکتی ہے۔

اگر بعض اوقات آپ اپنے بچے کو وجہ بتانا ہی چاہتے ہیں تو اُسے یہ باور کرانا کبھی نہ بھولیں (اگر آپ اُس سے محبت رکھتے ہیں) کہ وہ ایک بچہ ہے اِس لئے ایک بچے کی حیثیت سے سوچتا اور سمجھتا ہے اور اِس لئے اُسے توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ وہ ہر بات کی وجہ فوراً سمجھ جائے گا۔

اُس کے سامنے اِضحاق کی مثال رکھیں، جب ابرہام اُسے موریاہ کے پہاڑ پر لے گیا تھا (پیدائش ۲۲ باب)۔اُس نے اپنے باپ سے صرف ایک ہی سوال پوچھا تھا کہ ''سوختنی قربانی کے لئے برّہ کہاں ہے ؟'' اور اُسے صرف اِتنا جواب ملا کہ ''خدا ہی برّہ مہیا کرے گا''۔کب، کہاں، کیسے یا کس طرح، اضحاق نے اِن میں سے کوئی سوال نہیں پوچھا کیونکہ جو جواب اُسے دیا گیا تھا اُس کے لئے وہی کافی تھا۔ اُسے یقین تھا کہ ایسا ہی ہو گا کیونکہ اُس کے باپ نے کہا تھا اور وہ اُس کے جواب پر مطمئن تھا۔ اپنے بچوں کو یہ بھی بتائیں کہ ہم سب کو اپنے بچپن میں سیکھنے والا بننا ہے اور ہر قسم کے علم کی حروفِ تہجی ہے جس میں ہم نے مہارت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ بہترین گھوڑے نے بھی تربیت حاصل کی ہوتی ہے اور ایک دن وہ جان لیں گے کہ اُن کی تعلیم و تربیت کے پیچھے حکمت کار فرما تھی۔لیکن ابھی جب آپ کسی

چیز کو دُرُست کہتے ہیں تو جواب اُن کے لئے یہی کافی ہو اور وہ آپ کی بات کا یقین کریں اور اُس پر قانع رہیں۔

والدین، اگر بچوں کی تربیت میں کوئی بات اہم ہے تو وہ یہ ہے۔ مَیں اُس محبت کے واسطے آپ کو تاکید کرتا ہوں جو آپ اپنے بچوں سے رکھتے ہیں کہ اُن میں بھروسا کرنے کی خوبی پیدا کرنے کے لئے ہر طریقہ استعمال کریں۔

۹

تابع فرمانی کی عادت

بچوں کی اِس طرح تربیت کریں کہ وہ تابع فرمانی کرنا سیکھ جائیں۔

یہ ایک ایسا مقصد ہے جسے حاصل کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہماری زندگیوں پر اِس سے بڑھ کر کوئی دوسری عادت اثرانداز نہیں ہوتی۔ والدین اِس بات کا پختہ ارادہ کرلیں کہ آپ کے بچے آپ کا حکم مانیں، اگرچہ اِس کے لئے آپ کو بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا اور بچوں کو بہت سے آنسو بہانے پڑیں گے۔ اِس بات کا خیال رکھیں کہ وہ ایسا کرنے کے لئے بہانے اور دلائل نہ گھڑیں، اِسے التوا میں نہ ڈالیں۔ جب آپ اُنہیں کوئی حکم دیں تو اُن پر واضح کر دیں کہ آپ اِس کی تعمیل چاہتے ہیں کیونکہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ اُن کی بھلائی کے لئے ہے۔

تابع فرمانی ایک حقیقت ہے۔ یہ دیدنی ایمان، عملی ایمان اور مجسم ایمان ہے۔ یہ خداوند کے لوگوں میں حقیقی شاگردیت کا امتحان ہے۔ ''جو کچھ مَیں تم کو حکم دیتا ہوں اگر تم اُسے کرو تو میرے دوست ہو'' (یوحنا ۱۵: ۱۴)۔ یہ اچھی تربیت پانے والے بچوں کی امتیازی خوبی ہے کہ وہ اپنے والدین کی ہر بات مانتے ہیں۔ اگر ماں باپ کی خوشی سے، رضامندی سے اور فوراً بات نہ مانی جائے تو اُن کے لئے اُس عزت کا اظہار کیسے ہوتا ہے جس کا پانچویں

حکم میں ذکر کیا گیا ہے؟

کلامِ مقدس میں بچپن کی فرماں برداری کی تائید کی گئی ہے۔ ابرہام کی تعریف میں کہا گیا کہ وہ ''اپنے بیٹوں اور گھرانے کو... وصیت (حکم) کرے گا'' (پیدائش ۱۹:۱۸)۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے بارے میں کہا گیا کہ جب وہ چھوٹا بچہ تھا تو وہ اپنے والدین کے ''تابع رہا'' (لوقا ۲:۵۱)۔

غور کریں کہ یوسف نے بغیر کسی تکرار کے اپنے والد یعقوب کا حکم مانا (پیدائش ۳۷:۱۳)۔ یسعیاہ نے اِسے بدی کہا ہے جب ''بچے بوڑھوں کی ... گستاخی کریں گے'' (یسعیاہ ۳:۵)۔ پولس رسول نے نافرمانی کو آخری زمانے کی بُری علامات شامل کیا ہے (۲۔تیمتھیس ۳:۲)۔ اُس نے فرماں برداری کی خوبی کو مسیحی خادم کی زینت بنایا ہے'' اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرتا ہو اور اپنے بچوں کو کمال سنجیدگی سے تابع رکھتا ہو'' اور ''خادم... اپنے بچوں اور گھروں کا بخوبی بندوبست کرتے ہوں'' (۱۔تیمتھیس ۳:۴،۱۲)۔ پھر ططس کے خط میں بھی لکھا ہے کہ ''اُن کے بچے ایمان دار اور بدچلنی اور سرکشی کے الزام سے پاک ہوں'' (ططس ۱:۶)۔

والدین، کیا آپ اپنے بچوں کو خوش دیکھنے کے آرزو مند ہیں؟ تو پھر اِس بات کا خیال رکھیں کہ جب اُنہیں کچھ کہا جائے تو وہ اُس پر عمل کریں۔ میری بات کا یقین کریں کہ ہم مکمل طور پر خود مختار رہنے کے لئے نہیں بنے۔ ہم اِس کے لئے موزوں نہیں۔ یہاں تک کہ مسیح کے آزاد کئے ہوئے لوگ بھی اپنے اوپر جوأ رکھتے ہیں۔ وہ ''خداوند یسوع مسیح کی خدمت کرتے'' ہیں (کلسیوں ۳:۲۴)۔ بچے بہت جلد یہ بات نہیں سیکھ سکتے کہ اِس دُنیا میں ہمارا

مقصد صرف حکمرانی کرنا ہی نہیں اور جب تک ہم اپنے سربراہوں کے تابع رہنا نہیں سیکھ لیتے ہم اپنے جائز مقام پر نہیں ہوں گے۔ اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی فرماں برداری کرنا سکھائیں۔ بصورتِ دیگر وہ تمام عمر خدا سے اُلجھتے رہیں گے اور اُس کے کنٹرول سے آزاد ہونے کے بے بنیاد خیال سے اپنے آپ کو تھکاتے رہیں گے۔

قاری، آپ کو اِس بات پر بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ کو ایسے بہت سے لوگ ملیں گے جو اپنے بچوں کو بلوغت کی عمر سے پہنچنے سے بہت پہلے ہی اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنے لئے خود فیصلے کریں۔ یہاں تک کہ وہ اُن کی نافرمانی کے عذر بھی پیش کرتے ہیں جیسے کہ یہ ایسی بات ہو جس کا اُنہیں الزام نہیں دیا جا سکتا۔ میرے لئے یہ منظر ہمیشہ تکلیف دہ ہوتا ہے کہ والدین اپنے بچوں کے سامنے مغلوب ہو جاتے ہیں اور بچے اپنی من مانی کرتے ہیں اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ مَیں خدا کے مقرر کردہ نظام کو اُلٹتا ہوا دیکھتا ہوں۔ مجھے یقین ہوتا ہے کہ اِس صورتِ حال کا انجام یہ ہو گا کہ یہ بچہ بالآخر اپنی مرضی کرنے والا، متکبر اور اپنے باپ کو دھوکا دینے والا بن جائے گا۔ جب لوگ اپنے آسمانی باپ کے تابع ہونے سے انکار کرتے ہیں تو آپ کو حیران نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ جب وہ بچے تھے تو اُنہیں اپنے جسمانی باپ کی نافرمانی کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

والدین، اگر آپ کو اپنے بچوں سے محبت ہے تو فرماں برداری آپ کے بچوں کا مسلسل دستورُ العمل اور نصب العین بنا رہے۔

۱۰

ہمیشہ سچ بولنا

بچوں کی اِس طرح تربیت کریں کہ وہ ہمیشہ سچ بولیں۔

ہم سچ بولنے کی خوبی کو جتنی اہمیت دیتے ہیں یہ اتنی ہی ہماری دنیا میں کمیاب ہے۔ مکمل سچ اور اِس کے علاوہ کچھ بھی نہ کہنا ایک سنہری اُصول ہے جسے یاد رکھنا بہت سے لوگوں کے لئے مفید عمل ہے۔ جھوٹ اور سچ سے اِنحراف کرنا پرانے گناہ ہیں۔ اِن کا باپ ابلیس ہے۔ اُس نے ایک بڑے جھوٹ سے حوا کو دھوکا دیا اور تب سے یہ وہ گناہ ہے جس سے ہر اِنسان کو بچنے کی ضرورت ہے۔

صرف اِس بات پر غور کریں کہ دُنیا میں کس قدر جھوٹ اور دھوکا دہی موجود ہے۔ کس قدر مبالغہ آرائی ہے۔ ایک سادہ سے واقعے میں کس قدر اضافہ کر دیا جاتا ہے اور کتنی باتیں حذف کر دی جاتی ہیں اگر وہ سُنانے والے کے مفاد میں نہ ہوں۔ ہماری زندگی میں کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے متعلق ہم کہہ سکیں کہ ہم اپنے متعلق اُن کی باتوں پر بلا جھجھک بھروسا کرتے ہیں۔ پرانے زمانے میں فارس کے لوگ یقیناً اپنے زمانے کے دانش مند لوگ تھے۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں وہ اِس بات پر خاص توجہ دیتے تھے کہ وہ سچ بولنا سیکھیں۔ یہ انسان کی گناہ آلودہ فطرت کا کیسا خوف ناک ثبوت

ہے کہ اِس طرح کی بات واضح کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

قاری، اِس بات پر غور کریں کہ پرانے عہد نامے میں خدا کو اکثر و بیشتر سچائی کا خدا کہا گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ خدا کے کردار کی اِس خوبی کو خاص طور پر ہمارے سامنے واضح کیا گیا ہے۔ وہ سیدھی راہ سے کبھی بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوتا۔ اُسے جھوٹ اور ریاکاری سے کراہیت ہے۔ یہ بات اپنے بچوں کے ذہنوں میں تازہ رکھنے کی کوشش کریں۔ اُنہیں یاد دلاتے رہیں کہ جس بات میں سچائی نہیں وہ جھوٹ ہے۔ سچ سے بچنے کی کوشش، بہانے بنانا اور مبالغہ آرائی جھوٹ کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔ لہٰذا اُن سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اُن کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ہر طرح کے حالات میں سچ بولیں خواہ اُنہیں اِس کی کوئی بھی قیمت چکانی پڑے۔

مَیں نے اِس موضوع پر صرف اِس لئے زور نہیں دیا کیونکہ اِس کا تعلق اِس دُنیا میں آپ کے بچے کے کردار سے ہے اگرچہ مَیں ایسا کر سکتا ہوں، لیکن میری اِس تاکید کی وجہ یہ بھی ہے کہ آپ کو اپنے بچے کی پرورش کرنے میں مدد اور آسانی میسر ہو۔ اگر آپ ہمیشہ اُن کی بات پر اعتبار کر سکیں تو یہ آپ کے لئے بہت مددگار ثابت ہو گا۔ اِس سے بچے آپ سے کچھ چھپانے کی عادت سے محفوظ رہیں گے جو اکثر بچوں میں پروان چڑھ جاتی ہے۔ بچوں کی والدین کے ساتھ صاف دلی اور کشادگی کا اِس بات پر بہت زیادہ انحصار ہے کہ اِس معاملے میں والدین، بچپن کے دنوں میں بچوں کے ساتھ کس طرح پیش آئے۔

۱۱

وقت کو غنیمت جانیں

بچوں کی اِس طرح تربیت کریں کہ وہ ہمیشہ وقت کو غنیمت جانیں۔

سُستی اور کاہلی ابلیس کی بہترین دوست ہے۔ یہ اُسے ہمیں نقصان پہنچانے کا موقع دینے کا نہایت یقینی راستہ ہے۔ ایک آرام طلب ذہن کُھلے دروازے کی طرح ہے اور اگر شیطان خود اُس میں سے داخل نہ ہو سکے تو وہ یقینی طور پر اندر کچھ ایسا پھینکے گا جس سے ہماری روح میں منفی خیالات پیدا ہوسکیں۔

کوئی بھی مخلوق سُست رہنے کے لئے خلق نہیں کی گئی۔ خدا کی ہر مخلوق خدمت اور کام کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ آسمان پر فرشتے کام کرتے ہیں اور خداوند کے خادم ہیں جو ہمیشہ اُس کی مرضی بجا لاتے ہیں۔ باغِ عدن میں آدم نے کام کیا۔ اُسے باغ کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ جلال میں شامل ہونے والے مخلصی یافتہ مقدسین کے پاس بھی کام ہو گا، وہ رات دن بغیر آرام کئے اُس کی حمد و ثنا کریں گے جس نے اُنہیں اپنے خون سے مول خرید لیا تھا۔ اِس دنیا میں رہتے ہوئے کمزور اور گناہ آلودہ انسان کو کوئی نہ کوئی کام کرنا ہے بصورتِ دیگر جلد ہی اُس کی روح غیر صحت مند حالت میں ہو گی۔ لازم ہے کہ ہمارے ذہن میں کچھ ہو اور ہمارے ہاتھ کام

کرتے ہوں ورنہ ہمارے تصورات میں جلد ہی خمیر اُٹھے گا اور شرارت پیدا ہو گی۔

اور جو بات ہمارے لئے حقیقی ہے وہ ہمارے بچوں کے لئے بھی حقیقی ہے۔ یقیناً اُس آدمی پر افسوس جس کے پاس کرنے کے لئے کچھ نہیں۔ یہودی کاہلی کو ایک مثبت گناہ سمجھتے تھے۔ اُن میں یہ اصول رائج تھا کہ ہر شخص اپنے بیٹے کو کوئی مفید کام سکھائے اور اُن کا یہ اُصول بالکل درست تھا۔ وہ انسانی دل کو ہم میں سے بعض افراد سے زیادہ بہتر طور پر سمجھتے تھے۔

آرام طلبی کے باعث سدوم تباہ کُن حالت تک پہنچ گیا۔ ''دیکھ تیری بہن سدوم کی تقصیر یہ تھی۔ غرور اور روٹی کی سیری اور راحت کی کثرت اُس میں اور اُس کی بیٹیوں میں تھی'' (حزقی ایل ۴۹:۱۶)۔ راحت اور آرام طلبی کے باعث ہی داؤد نے اوریاہ کی بیوی کے ساتھ ہولناک گناہ کیا۔ ۲۔سموئیل ۱۱ باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ یوآب بنی عمون کے ساتھ جنگ کرنے گیا ''پر داؤد یروشلیم میں ہی رہا''۔ کیا یہ سُستی نہ تھی؟ اور پھر اُس نے بت سبع کو دیکھا اور اُس کا اگلا قدم جو ہم پڑھتے ہیں وہ ایک بہت بڑی اور ہولناک گراوٹ تھی۔ مجھے یقین ہے کہ کاہلی ایسی عادت ہے جو قریباً کسی بھی دوسری عادت کی نسبت گناہ کرنے کا زیادہ سبب بنتی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ بہت سے جسمانی کاموں کی ماں ہے جیسے کہ زنا کاری، حرام کاری، شرابی اور تاریکی کے بہت سے کام جن کا مَیں یہاں وقت کی کمی سے ذکر نہیں کر سکتا۔ اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ میری بات سچائی پر مبنی ہے یا نہیں کہ جب آپ نے سُستی سے کام لیا تو شیطان اِس کُھلے دروازے سے آپ کی زندگی میں داخل ہو گیا۔

دراصل مجھے اِس بات پر حیرانی نہیں ہوتی کہ اِس دُنیا میں ہمارے ارد گرد جو کچھ ہے وہ ہمیں یہی سبق دیتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ٹھہرا ہوا پانی گدلا اور میلا ہوجاتا ہے لیکن بہتی ہوئی ندیاں ہمیشہ صاف رہتی ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی مشین ہے تو آپ کو اِسے استعمال کرنا ہو گا ورنہ وہ جلد ہی خراب ہو جائے گی۔ اگر آپ کے پاس گھوڑا ہے تو آپ کو اُس پر گھڑ سواری کرنی ہو گی کیونکہ باقاعدہ مشق کے بغیر وہ کبھی بھی بہتر سواری کے قابل نہیں ہو گا۔ اگر آپ بے حس و حرکت بیٹھے رہیں گے تو آپ کے جسم میں یقینی طور پر مسائل پیدا ہوں گے۔ روح کا بھی یہی حال ہے۔ ابلیس کے لئے چست ذہن کو نشانہ بنانا بہت مشکل ہے۔ ہمیشہ مفید کام کرتے رہنے کی کوشش میں رہیں۔ اِس طرح دُشمن کے لئے کڑوے بیج بونا مشکل ہو جائے گا۔ قاری، مَیں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ یہ باتیں اپنے بچوں کے ذہن میں نقش کر دیں۔ اُنہیں وقت کی قدر کرنا سکھائیں اور کوشش کریں کہ وہ اِس کو ہمیشہ بہترین طور پر استعمال کرنے کے عادی ہو جائیں۔ مجھے یہ دیکھ کر دُکھ ہوتا ہے کہ بچے روزمرہ کی زندگی میں سُستی و کاہلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اُنہیں چست، جفاکش اور لگن سے اپنا کام کرتے ہوئے، محنت سے اپنے سبق یاد کرتے ہوئے، یہاں تک کہ دل سے کھیلتے، کودتے ہوئے دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔

لیکن اگر آپ کو اُن سے محبت ہے تو آپ کے خاندان میں سُستی و کاہلی کو گناہ سمجھا جائے۔

۱۲

حد سے زیادہ لاڈ پیار سے اِجتناب کریں

بچوں کی تربیت کرتے ہوئے حد سے زیادہ لاڈ پیار سے ہمیشہ اجتناب کریں۔

یہ وہ نکتہ ہے جس کے لئے آپ کو اپنی سب سے زیادہ نگہبانی کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے بچوں کے لئے محبت اور شفقت کا جذبہ رکھنا فطری بات ہے۔ تاہم اِس محبت اور شفقت کی زیادتی سے آپ کو گریز کرنے بلکہ ڈرنے کی ضرورت ہے۔ خیال رکھیں کہ اِس جذبے کی وجہ سے آپ اپنے بچوں کی غلطیوں اور اُن کے لئے دی جانے والی ہر نصیحت کے لئے اپنی آنکھیں اور کان بند نہ کر لیں۔ خیال رکھیں کہ آپ اُن کی اصلاح اور سزا کا دکھ برداشت کرنے کے بجائے اُن کے بُرے رویے کو نظرانداز نہ کر دیں۔

مَیں اچھی طرح جانتا ہوں کہ لوگ سزا اور اصلاح کو پسند نہیں کرتے۔ اپنے پیاروں کو دُکھ دینے اور اُنہیں رُلانے سے بڑھ کر کوئی بات تکلیف دہ نہیں۔لیکن جب تک ہمارے دل گناہ سے مکمل طور پر پاک نہیں ہو جاتے یہ فرض کرنا بے کار ہو گا کہ ہمارے بچوں کی بغیر اصلاح کے پرورش ہو سکتی ہے۔

بگاڑنا ایک نہایت معنی خیز لفظ ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ مطلب سے بھرا ہوا ہے۔ بچوں کو بگاڑنے کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ

اُنہیں من مانی کرنے دیں یعنی اُنہیں غلط کام کرنے کی اجازت دیں اور اُس کے لئے سزا نہ دیں۔ میرا یقین کریں کہ اگر آپ اُن کی روح برباد نہیں کرنا چاہتے تو اُنہیں کسی بھی قیمت پر ایسا نہ کرنے دیں۔

آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ کلامِ مقدس اِس موضوع پر واضح طور پر کچھ نہیں بتاتا : ''وہ جو اپنی چھڑی کو باز رکھتا ہے اپنے بیٹے سے کینہ رکھتا ہے پر وہ جو اُس سے محبت رکھتا ہے بروقت اُس کو تنبیہ کرتا ہے'' (اَمثال ۱۳: ۲۴)۔ ''جب تک اُمید ہے اپنے بیٹے کی تادیب کئے جا اور اُس کی بربادی پر دل نہ لگا'' (امثال ۱۹: ۱۸)۔ ''حماقت لڑکے کے دل سے وابستہ ہے لیکن تربیت کی چھڑی اُس کو اُس سے دُور کر دے گی'' (اَمثال ۲۲: ۱۵)۔ ''لڑکے سے تادیب کو دریغ نہ کر۔ اگر تُو اُسے چھڑی سے مارے گا تو وہ مر نہ جائے گا۔ تُو اُسے چھڑی سے مارے گا اور اُس کی جان کو پاتال سے بچائے گا'' (امثال ۲۳: ۱۳، ۱۴)۔ ''چھڑی اور تنبیہ حکمت بخشتی ہیں لیکن جو لڑکا بے تربیت چھوڑ دیا جاتا ہے اپنی ماں کو رُسوا کرے گا'' اور ''اپنے بیٹے کی تربیت کر اور وہ تجھے آرام دے گا اور تیری جان کو شادمان کرے گا'' (اَمثال ۲۹: ۱۵، ۱۷)۔

یہ آیات کس قدر پُر زور اور بااثر ہیں اور یہ حقیقت کتنی افسوس ناک ہے کہ زیادہ تر مسیحی خاندان اِن سے قریباً ناآشنا لگتے ہیں۔ اُن کے بچوں کو ڈانٹ کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن شاید ہی انہیں کبھی ڈانٹا گیا ہو اور اُنہیں اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بمشکل ہی ایسا ہوتا ہے۔ تاہم اَمثال کی کتاب مسیحیوں کے لئے فرسودہ یا غیرموزوں نہیں۔ یہ خدا کا الہام ہے اور

ہمارے لئے مفید ہے۔ یہ اُسی طرح ہماری تعلیم وتربیت کے لئے دی گئی ہے جیسے رومیوں اور افسیوں کے خطوط ہمیں دیئے گئے ہیں۔ جو ایمان دار اِس کی ہدایت کے بغیر اپنے بچے کی پرورش کرتا ہے وہ یقیناً اپنے آپ کو اِس الہام سے زیادہ دانش مند سمجھتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ بہت بڑی غلطی کرتا ہے۔

والدین ، مَیں آپ کو واضح الفاظ میں بتا رہا ہوں کہ اگر آپ اپنے بچوں کو غلطی کرنے پر سزا نہیں دیتے تو آپ اُنہیں بہت زیادہ نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مَیں آپ کو خبردار کرتا ہوں کہ یہ وہ چٹان ہے جس سے ہر دور میں خدا کے لوگوں کے جہاز اکثر و بیشتر ٹکرا کر تباہ ہوئے ہیں۔ مَیں آپ کو اِس بات پر مائل کرنا چاہتا ہوں کہ بروقت دانش مندی سے کام لیں اور اِس چٹان سے بچیں۔ عیلی کے خاندان پر غور کریں۔ حفنی اور فنحاس شریر بن گئے، لیکن عیلی نے اُن کو کچھ بھی نہ کہا۔ جب اُنہیں سختی سے ڈانٹنے کی ضرورت تھی اُس نے اُنہیں نرم الفاظ میں نیم دلی سے سمجھانے کی کوشش کی۔ مختصر یہ کہ اُس نے خدا سے بڑھ کر اپنے بیٹوں کی زیادہ عزت کی اور اِن سب باتوں کا انجام کیا ہوا؟ اُس نے جنگ میں اپنے دونوں بیٹوں کے مارے جانے کی خبر سُنی اور بڑھاپے میں غم کی حالت میں قبر میں اُترا (۱۔سموئیل ۲:۲۲۔ ۲۹ ، ۳:۱۳)۔

داؤد کے خاندان پر بھی غور کریں۔ کون اُس کے بچوں کے حالاتِ زندگی اور اُن کے گناہوں کو غم زدہ دل کے بغیر پڑھ سکتا ہے؟ امون کی اپنی بہن کے ساتھ جنسی زیادتی، ابی سلوم کا اپنے بھائی کو قتل کرنا اور متکبرانہ بغاوت، ادونیا کی سازش۔ یہ یقیناً اُس شخص کے لئے نہایت تکلیف دہ باتیں تھیں جو خداوند کے دل کے مطابق تھا۔ لیکن کیا اِن سب باتوں میں وہ قصور وار نہیں تھا؟

مجھے اندیشہ ہے کہ وہ بلاشبہ قصور وار تھا۔ مجھے ادونیا کے معاملے میں اِس بات کا ایک اشارہ ا۔ سلاطین ۱:۶ میں مل گیا: ''اُس کے باپ نے اُس کو کبھی اِتنا بھی کہہ کر آزُردہ نہیں کیا کہ تُو نے یہ کیوں کیا ہے؟'' تمام شرارت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ داؤد حد سے زیادہ لاڈ پیار کرنے والا باپ تھا۔ ایک ایسا باپ جس نے اپنے بچوں کو من مانی کرنے دی اور پھر وہی کاٹا جو بویا تھا۔

والدین، مَیں آپ کے بچوں کی خاطر آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اُنہیں بہت زیادہ لاڈ پیار کرنے سے خبردار رہیں۔ یاد رکھیں آپ کا پہلا فرض بچے کی پسند اور تصورات کو نہیں بلکہ اُس کے اصل مفاد کو مدِنظر رکھنا ہے۔ اُن کی تربیت کرنا نہ کہ لحاظ رکھنا یعنی اُن کے فائدے کا خیال رکھیں نہ کہ محض اُن کی خوشی کا۔

اپنے بچوں کو ''نہ'' کہنا سیکھیں۔ اُنہیں معلوم ہو کہ جو کچھ آپ کی نظر میں اُن کے لئے بہتر نہیں آپ وہ دینے سے انکار کر سکتے ہیں۔ اُن پر ظاہر کریں کہ آپ نافرمانی کی سزا دینے کے لئے تیار ہیں اور جب آپ اُنہیں سزا دینے کی بات کرتے ہیں تو یہ محض دھمکی نہیں بلکہ آپ اپنی بات پر قائم بھی رہیں گے۔ اُنہیں اکثر دھمکاتے نہ رہیں۔ شاذو نادر ہی سزا دیں، لیکن جب دیں تو سنجیدگی سے دیں۔ ہلکی پھلکی اور اکثر دی جانے والی سزا ایک ناقص طریقہ کار ہے۔

چھوٹی غلطیوں کو اِس خیال سے نظرانداز کرنے سے خبردار رہیں کہ ''یہ تو چھوٹی سی غلطی تھی''۔ تربیت پانے والوں بچوں کے لئے کوئی چھوٹی غلطی

نہیں بلکہ سب اہم ہیں۔ چھوٹی جھاڑیوں کو بھی اکھاڑے جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ اُنہیں چھوڑ دیں گے تو وہ بہت جلد بڑی ہو جائیں گی۔ قاری اگر آپ کو کسی بات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے تو میرا یقین کریں وہ یہی بات ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ اِس بات سے آپ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر آپ اپنے چھوٹے بچوں کے لئے پریشان نہیں ہوں گے تو وہ بڑے ہو کر آپ کو پریشان کریں گے۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

۱۳

خدا اپنے فرزندوں کی تربیت کیسے کرتا ہے

اپنے بچوں کی تربیت کرتے ہوئے اُنہیں یاد دلاتے رہیں کہ خدا اپنے فرزندوں کی تربیت کیسے کرتا ہے۔

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ خدا کی ایک برگزیدہ اُمت ہے جو کہ اِس دُنیا میں اُس کا خاندان ہے۔ جونجات کے لئے یسوع پر ایمان لاتے ہیں وہ اِس خاندان کے رُکن ہیں۔ خدا باپ اِس خاندان کے ارکان کی تربیت کرتا رہتا ہے تاکہ وہ ابدیت میں اُس کے ساتھ آسمان پر سکونت کرسکیں۔ وہ ایک ماہر کاشت کار کی طرح اپنے تاکستان کی کانٹ چھانٹ کرتا ہے تاکہ وہ زیادہ پھل لائے۔ وہ ہم سب کے کردار، ہمارے عادی گناہوں، ہماری کمزوریوں، ہمارے مخصوص عیبوں اور ہماری خاص خواہشات سے واقف ہے۔ وہ ہمارے کاموں سے، ہماری سکونت گاہ سے، ہمارے ساتھیوں سے، ہماری مشکلات سے، ہماری آزمایشوں سے اور ہمارے استحقاقات سے آگاہ ہے۔ وہ اِن تمام باتوں سے آشنا ہے اور اِن سب کو ہمیشہ ہماری بھلائی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ وہ ہم سب کی حقیقی ضروریات پوری کرتا ہے کہ ہم زیادہ پھل لاسکیں۔ وہ ہمیں اُتنی ہی روشنی اور بارش دیتا ہے جس سے ہم کھڑے رہ سکیں اور اُتنی ہی تلخ اور شریں چیزیں مہیا کرتا ہے جتنی ہم برداشت کرسکیں۔ قاری، اگر

آپ اپنے بچوں کی دانش مندی سے تربیت کرنا چاہتے ہیں تو اِس بات پر خاص توجہ دیں کہ خدا باپ اپنے فرزندوں کی تربیت کیسے کرتا ہے۔ وہ ہر کام بہترین طور پر سرانجام دیتا ہے، جو منصوبہ وہ اپناتا ہے وہ یقینی طور پر دُرُست ہوتا ہے۔

غور کریں کہ خدا اپنے فرزندوں سے کتنی چیزیں دُور رکھتا ہے۔ بہت سے لوگ ایسی خواہشات رکھتے ہیں جو خدا کبھی پوری کرنا نہیں چاہتا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خدا کے لوگ کوئی چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن اُنہیں اُس سے روکنے کے لئے ہمیشہ کوئی رکاوٹ موجود رہتی ہے۔ یہ بالکل ایسے ہے جیسے خدا اُس رکاوٹ کو رکھتا اور فرماتا ہے ''یہ تمہارے لئے اچھی نہیں ہے۔ یہ تمہارے لئے ہرگز نہیں''۔ موسیٰ کی شدید خواہش تھی کہ وہ یردن پار کرے اور مُلکِ موعود دیکھے، لیکن یاد رکھیں اُس کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوئی۔

اِس بات پر بھی غور کریں کہ خدا اکثر ہمیں ایسی جگہوں پر لے جاتا ہے جو ہمیں تاریک اور پُراسرار لگتی ہیں۔ ہم اپنے ساتھ اُس کے تمام تر برتاؤ کا مطلب نہیں سمجھ سکتے اور جس راہ پہ وہ ہمیں چلا رہا ہوتا ہے ہم اُس کی وجہ جان نہیں سکتے۔ بعض اوقات ہم بہت زیادہ مصائب اور مشکلات کا سامنا کرتے ہیں کہ ہم جان نہیں پاتے کہ ہمارا اِن سب میں سے گزرنا کیوں ضروری ہے۔ یہ بالکل ایسے ہے جیسے ہمارا باپ ہمارا ہاتھ پکڑ کر تاریک راستے میں سے گزرے اور کہے ''کوئی سوال نہ پوچھو فقط میرے پیچھے پیچھے چلتے رہو''۔ مصر سے ایک سیدھا راستہ کنعان کو جاتا تھا۔ تاہم بنی اسرائیل کو اُس کے بجائے بیابان میں سے لے جایا گیا اور یہ بات اُس وقت نہایت مشکل لگتی تھی۔ ہمیں

بتایا گیا ہے کہ" لوگوں کی جان اُس راستہ سے تنگ آ گئی" (خروج ۱۳:۱۷؛ گنتی ۲۱:۴)۔

اِس بات پر بھی توجہ دیں کہ خدا اکثر اپنے فرزندوں کو دُکھ اور مصیبت کے کوڑے لگاتا ہے۔ وہ اُن کے لئے صلیبیں اور مایوسی بھیجتا ہے۔ وہ اُنہیں بیماری کے وسیلے سے پست کرتا ہے۔ وہ اُنہیں جائیداد اور دوستوں سے محروم کر دیتا ہے۔ وہ اُنہیں ایک حالت سے دوسری میں لے جاتا ہے۔ وہ اُن کے پاس ایسی چیزیں لے کے آتا ہے جو گوشت اور خون کے لئے نہایت سخت ہوتی ہیں اور ہم میں سے بعض اِن بوجھوں کے نیچے مدہوش ہونے لگتے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں ہماری طاقت سے زیادہ پست کیا جا رہا ہے اور ہم کوڑے لگانے والے ہاتھ کے خلاف بُڑ بڑانے کے لئے قریباً تیار ہو جاتے ہیں۔ پولس رسول کے جسم میں کوئی کانٹا چبھویا گیا تھا۔ یہ کوئی جسمانی تکلیف تھی۔ لیکن ہم ٹھیک طور پر نہیں جانتے کہ وہ تکلیف کیا تھی۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ اُس نے تین مرتبہ خداوند سے درخواست کی کہ وہ کانٹا اُس کے جسم سے نکال دیا جائے، تاہم اُس کی درخواست قبول نہ ہوئی (۲۔ کرنتھیوں ۱۲:۸،۹)

قاری، کیا اِن سب باتوں کے باوجود آپ نے خدا کے کسی ایک بھی فرزند کے متعلق سُنا ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ خدا اُس سے حکمت سے پیش نہیں آ رہا؟ مجھے یقین ہے آپ نے ایسا کبھی نہیں سُنا ہو گا۔ خدا کے فرزند آپ کو ہمیشہ یہی کہیں گے کہ یہ اُن کے لئے بابرکت بات ہے کہ وہ اپنی مرضی پوری نہیں کر پائے اور خدا نے اُن کے لئے جو کچھ کیا وہ اس سے کہیں بہتر ہے

جو وہ اپنے لئے کر سکتے تھے۔ اور وہ آپ کو یہ بھی بتائیں گے کہ جس طرح خدا اُن کے ساتھ پیش آیا اُس سے اُنہیں زیادہ خوشی ملی جتنی وہ اپنے لئے حاصل کر سکتے تھے اور یہ کہ اُس کا راستہ اگرچہ بعض اوقات تاریک تھا تاہم وہ خوش گوار اور اطمینان بخش راستہ تھا۔

مَیں آپ سے یہی کہوں گا کہ اُس سبق کو اپنے دل میں رکھ لیں جو خدا اپنے لوگوں کے ساتھ اپنے برتاؤ سے آپ کو سکھانا چاہتا ہے۔ آپ کے بچے کی خواہشات خواہ کچھ بھی ہوں اُسے کسی ایسی چیز سے محروم رکھنے سے گریز نہ کریں جو آپ کے خیال میں اُس کے لئے نقصان دہ ہو۔ یہ خدا کا منصوبہ ہے۔ اُسے ایسے احکام دینے سے نہ گھبرائیں جو اُس کی نظر میں ابھی بامقصد نہ ہوں اور اُن راہوں پر اُس کی راہنمائی کرتے رہیں جو شاید اُس کے خیال میں موزوں نہ ہوں۔ یہ خدا کا منصوبہ ہے۔

جب کبھی آپ کو اُس کی روحانی بہتری کے لئے ڈانٹنے اور اصلاح کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو اِس سے گریز نہ کریں۔ اگرچہ ایسا کرنا آپ کے لئے تکلیف دہ ہو سکتا ہے، لیکن یاد رکھیں کہ اُس کی تربیت کی دوا کو محض اِس لئے رد نہ کریں کہ وہ کڑوی ہے۔ یہ خدا کا منصوبہ ہے۔

سب سے بڑھ کر اِس بات سے خوف زدہ نہ ہوں کہ تربیت کا ایسا منصوبہ آپ کے بچے کو خوش نہیں رہنے دے گا۔ مَیں اِس گمراہ کُن خیال سے آپ کو خبردار کرتا ہوں۔ درحقیقت ہمیشہ اپنی من مانی کرنا خوش نہ رہنے کا یقینی راستہ ہے۔ ہماری مرضی اور خواہشات کا جانچا پرکھا جانا اور ٹھکرایا جانا ہمارے لئے مبارک بات ہے۔ اِس سے ہم اپنی زندگی میں آنے والی خوشیوں کی قدر کرنا

سیکھتے ہیں۔ خواہشات کی مستقل تسکین ہمیں خود غرض بنا دیتی ہے۔ میرا یقین کریں خود غرض لوگ اور بگڑے ہوئے بچے شاذ و نادر ہی کسی بات سے خوش ہوتے ہیں۔

قاری، خدا سے زیادہ فہیم نہ بنیں۔ اپنے بچوں کی اُس طرح تربیت کریں جیسے وہ اپنے فرزندوں کی کرتا ہے۔

۱۴

۱۴۔ آپ کی اپنی مثال کا اثر

بچوں کی تربیت کرتے ہوئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کی مثال اُن کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔

ہدایات، نصیحتیں اور احکامات اُس وقت تک زیادہ مفید ثابت نہیں ہوں گے جب تک آپ کے طرزِ زندگی سے اُن کی تائید نہیں ہو گی۔ آپ کے بچے کبھی یقین نہیں کریں گے کہ آپ واقعی چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے تابع ہوں اگر آپ کے اپنے افعال اُنہیں کہی ہوئی باتوں کے برعکس ہوں۔ آرچ بشپ ٹلوٹسن (Tillotson) کی یہ بات دانش مندی پر مبنی ہے کہ ''بچوں کو اچھی ہدایت دینا لیکن بُرا نمونہ پیش کرنا ایسے ہی ہے جیسے ذہنی طور پر اُنہیں آسمان کی طرف جانے کا راستہ دکھانا لیکن عملی طور پر اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُنہیں جہنم کی طرف لے جانا''۔

ہم شخصی نمونے یا مثال کی قوت کے متعلق بہت کم جانتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی صرف اپنے لئے زندگی نہیں گزار سکتا۔ ہم کسی نہ کسی طرح اپنے اِرد گرد رہنے والوں پر اثرانداز ہوتے رہتے ہیں اور یہ اثر اچھا یا بُرا اور خدا یا گناہ کے لئے ہو سکتا ہے۔ وہ ہمارے طور طریقوں کر دیکھتے، ہمارے طرزِ عمل پر توجہ دیتے، ہمارے رویے کا مشاہدہ کرتے اور جو کچھ ہمیں عملی طور

پر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اُس کے متعلق فرض کر سکتے ہیں کہ ہم اِن سب باتوں کو دُرست سمجھتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ شخصی مثال کبھی بھی اِتنا پُر زور پیغام نہیں دیتی جتنا والدین اور بچوں کے معاملے میں دیتی ہے۔

والدین، یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ بچے کان سے سننے کی نسبت آنکھ سے دیکھ کر زیادہ سیکھتے ہیں۔ کوئی بھی سکول بچے کے کردار پر اِس طرح نقش ثبت نہیں کرتا جس طرح گھر اور خاندان کرتا ہے۔ بہترین اساتذہ بھی بچے کے ذہن پر والدین کی طرح اثر انداز نہیں سکتے۔ چیزیں یاد کرنے کی نسبت تقلید کا اُصول زیادہ مؤثر ہے۔ بچے جو کچھ دیکھتے ہیں اُس کا اُن کے ذہن پر اثر بتائی جانے والی باتوں سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔

لہٰذا خیال رکھیں کہ آپ اپنے بچوں کے سامنے کیا کرتے ہیں۔ یہ مثل سچائی پر مبنی ہے کہ" جو اپنے بچے کے سامنے گناہ کرتا ہے وہ دہرا گناہ کرتا ہے"۔ مسیح کا زندہ خط بننے کی کوشش کریں جسے آپ کا خاندان واضح طور پر پڑھ سکے۔ خدا کے کلام، دعا، کلیسیا میں شرکت اور عشائے ربانی کے لئے پُرخوف تعظیم کا عملی نمونہ پیش کریں۔ اپنی باتوں، اپنے مزاج، جاں فشانی، ضبطِ نفس، ایمان، محبت، مہربانی اور حلیمی میں نمونہ بنیں۔ یہ نہ سوچیں کہ آپ کے بچے وہ کام کریں گے جو اُنہوں نے آپ کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ اُن کے لئے عملی نمونہ ہیں اور وہ آپ کی تقلید کریں گے۔ ہو سکتا وہ آپ کے دلائل اور وعظ، آپ کے دانش مندانہ احکام اور اچھی نصیحت کو سمجھ نہ سکیں لیکن وہ آپ کے طرزِ عمل کو سمجھ سکتے ہیں۔

بچوں کا مشاہدہ بہت تیز ہوتا ہے۔ وہ ریاکاری کو بہت جلد سمجھ جاتے

ہیں۔ وہ بہت جلد معلوم کر لیتے ہیں کہ آپ دراصل کیا سوچتے اور محسوس کرتے ہیں اور بہت جلد آپ کی تمام راہیں اور خیالات اپنا لیتے ہیں۔ آپ اکثر دیکھیں گے کہ جیسا باپ ہوتا ہے ویسا ہی بیٹا ہوتا ہے۔

مشہور رومی فاتح قیصر کے الفاظ یاد رکھیں جو وہ میدانِ جنگ میں اپنے سپاہیوں کو کہا کرتا تھا۔ وہ اُنہیں یہ نہیں کہتا تھا کہ ''آگے بڑھو'' بلکہ ''آؤ''۔ لہٰذا اپنے بچوں کی تربیت کرتے ہوئے آپ بھی ایسا ہی کریں۔ وہ شاذو نادر ہی ایسی عادات اپنائیں گے جنہیں آپ اُن کے سامنے حقارت کی نگاہ سے دیکھیں گے یا اُن راستوں پر چلیں جن پر اُنہیں نے آپ کو چلتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جو اپنے بچوں کو ایسی باتیں بتاتا ہے جن پر وہ خود عمل نہیں کرتا وہ ایسا کام کر رہا ہے جو کبھی آگے نہیں بڑھتا۔ اُس کا کام قدیم کہانیوں کی اُس عورت جیسا ہے جو سارا دن بُنتی رہتی ہے اور ساری رات اُسے اُدھیڑنے میں لگا دیتی ہے۔ جو والدین اچھی مثال کے بغیر اپنے بچوں کی تربیت کرتے ہیں اُن کا کام ایسا ہی ہے جیسے کوئی ایک ہاتھ سے تعمیر کرے اور دوسرے سے ڈھا دے۔

۱۵

گناہ کی قوت

بچوں کی تربیت کرتے ہوئے گناہ کی قوت کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

مَیں نے اِس اُصول کو مختصر طور پر بیان کیا ہے تا کہ آپ کو غیر بائبلی توقعات سے محفوظ رکھ سکوں۔ یہ توقع نہ رکھیں کہ آپ کے بچے کا ذہن ایک کورے کاغذ کی طرح ہے اور اگر آپ اُس پر درست باتیں لکھیں گے تو آپ کو کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ مَیں آپ کو واضح الفاظ میں خبردار کرتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ بات جاننا تکلیف دہ ہے کہ آپ کے چھوٹے سے بچے کے دل میں کس قدر بگاڑ اور بدی پائی جاتی ہے اور یہ کتنی جلدی پھل لانے لگتی ہیں۔ پُرتشدد مزاج، اپنی مرضی، غرور، حسد، خفگی، سُستی، خود غرضی، دھوکا دہی، مکاری، جھوٹ، ریاکاری، بُری باتیں سیکھنے کی طرف خوف ناک رجحان، اچھی باتیں سیکھنے کے لئے تکلیف دہ کاہلی، اپنی من مانی کرنے کے لئے حیلہ بازی ... آپ کو یہ تمام یا اِن میں سے چند باتیں اپنے بچوں میں دیکھنے کے لئے تیار رہنا ہے۔ بہت چھوٹی عمر میں بچوں میں یہ باتیں سر اُٹھانے لگتی ہیں۔ یہ دیکھنا قریباً حیران کُن بات ہے کہ یہ کس قدر فطرتی انداز میں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ بچوں کو گناہ کرنا سیکھنے کے لئے کسی سکول کی ضرورت نہیں پڑتی۔

لیکن جو کچھ آپ اپنے بچوں میں دیکھتے ہیں اُس سے ہمت نہ ہاریں۔ آپ اِسے عجیب اور غیر معمولی بات نہ سمجھیں کہ یہ چھوٹے چھوٹے دل اِس قدر گناہ سے بھرے ہو سکتے ہیں۔ ہمارے باپ آدم نے ہمارے لئے یہی ترکہ چھوڑا تھا۔ ہم اِسی گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ اِس دُنیا میں آتے ہیں۔ یہ ہم سب کی مشترکہ میراث ہے۔ لہٰذا آپ خدا کی مدد سے ہر اُس طریقے کو زیادہ جاں فشانی سے استعمال کریں جو اِس بدی کا سدِباب کر سکتا ہے۔ آپ اپنے بچوں کو آزمائش سے بچانے کے لئے زیادہ محتاط ہو جائیں۔

اُن لوگوں کی بات پر کبھی کان نہ دھریں جو آپ کو محض خوش کرنے کے لئے یہ بتاتے ہیں کہ آپ کے بچے اچھے ہیں، اُن کی اچھی پرورش کی گئی ہے اور قابلِ بھروسا ہیں۔ ایسی باتوں کی بجائے اِس بات پر توجہ دیں کہ اُن کے دل آتش گیر مادے کی طرح بھڑکنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ وہ اپنی بہترین حالت میں بھی اپنے اندر پائے جانے والے بگاڑ کو ہوا دینا چاہتے ہیں۔ والدین شاذو نادر ہی اِتنے محتاط ہوتے ہیں۔ بچوں میں پائی جانے والی فطری بداخلاقی کو یاد رکھیں اور محتاط رہیں۔

۱۶

کلامِ مقدس کے وعدے

اپنے بچوں کی تربیت کلامِ مقدس کے وعدوں کو ہمیشہ ذہن میں رکھ کر کریں۔

مَیں نے اِس موضوع پر بھی مختصر طور پر اِس لئے روشنی ڈالی ہے تا کہ آپ کو حوصلہ شکنی سے بچا سکوں۔ آپ کے پاس ایک واضح وعدہ ہے۔ ''لڑکے کی اُس راہ میں تربیت کر جس پر اُسے جانا ہے۔ وہ بوڑھا ہو کر بھی اُس سے نہیں مُڑے گا'' (اَمثال ۶:۲۲)۔ اِس بات پر غور کریں کہ اِس طرح کا وعدہ رکھنے کا کیا مطلب ہے۔ بائبل لکھی جانے سے پہلے ہمارے بزرگوں کے پاس صرف وعدے ہی اُمید کی وہ روشنی تھے جس سے اُن کے دل خوشی اور تسلی پاتے تھے۔ حنوک، ابرہام، اضحاق، یعقوب، یوسف ... اِن سب کے پاس چند وعدے تھے اور اِن ہی کے باعث اُن کی روحیں خوش حال تھیں۔ وعدے دِلوں کو مضبوط کرنے والے ایسے مشروب ہیں جو ہر دور میں ایمان داروں کو قوت اور ہمت عطا کرتے آئے ہیں۔ جس کسی کو بھی پاک کلام میں سے حوصلہ بڑھانے کا ایک لفظ بھی مل جائے وہ کبھی ہمت نہ ہارے۔ والدین! جب آپ کی ہمت جواب دینے لگے اور آپ ہتھیار ڈالنے والے ہوں تو اِس آیت پر غور کریں اور تسلی پائیں۔

اِس بات پر غور کریں کہ یہ وعدے دینے والا کون ہے۔ یہ کسی انسان کا کلام نہیں جو جھوٹ بولے اور پھر معافی مانگ لے۔ یہ بادشاہوں کے بادشاہ کا کلام ہے جو کبھی نہیں بدلتا۔ کیا اُس نے کوئی ایسی بات کہی ہے جسے اُس نے پورا نہ کیا ہو؟ یا کیا اُس نے کچھ ایسا فرمایا ہے جس کی تکمیل نہیں ہوئی؟ اُس کے لئے کوئی کام کرنا مشکل نہیں۔ جو کام انسانوں کے لئے ناممکن ہیں وہ خدا کے لئے ممکن ہیں۔ قاری، اگر ہم خدا کے کسی وعدے سے مستفیض نہیں ہو رہے تو اِس میں خدا کی نہیں بلکہ ہم ہماری غلطی ہے۔

کسی وعدے سے تسلی پانے سے انکار کرنے سے پہلے اِس بات پر بھی توجہ دیں کہ یہ وعدہ کہتا کیا ہے۔ یہ ایک خاص وقت کی بات کرتا ہے جب اچھی تربیت پھل لائے گی، ''بوڑھا ہو کر بھی''۔ یقیناً یہ تسلی بخش بات ہے۔ ہو سکتا ہے آپ اپنی محتاط تربیت کا نتیجہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ پائیں لیکن آپ یہ نہیں جانتے کہ آپ کے اِس دُنیا سے چلے جانے کے طویل عرصے بعد بھی آپ کی تربیت کو مبارک پھل لگ سکتا ہے۔ ایک ہی وقت میں سب کچھ عطا کر دینا خدا کا طریقہ نہیں۔ ''بعد میں'' اُس وقت کی طرف اشارہ ہے جب خدا اکثر فطرت میں اور اپنے فضل کے معاملات میں کام کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ ''بعد میں'' وہ وقت ہے جب تنبیہ کو راست بازی کا اطمینان بخش پھل لگتا ہے (عبرانیوں ۱۲:۱۱)۔ ''بعد میں'' وہ وقت ہے جب باپ کے تاکستان میں کام سے انکار کرنے والا بیٹا اپنے انکار پر پچھتایا اور کام کرنے چلا گیا (متی ۲۱:۲۹)۔ اور ''بعد میں'' وہ وقت ہے جس کا والدین کو منتظر رہنا ہے اگر اُنہیں اپنی تربیت کامیاب ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ اُمید کے ساتھ بیج

بوئیں اور اُمید کے ساتھ پودے لگائیں۔

روح فرماتا ہے کہ" اپنی روٹی پانی میں ڈال دے کیونکہ تُو بہت دِنوں کے بعد اُسے پائے گا" (واعظ ۱۱:۱)۔ مجھے یقین ہے کہ روزِ عدالت بہت سے ایسے بچے اپنی اچھی تربیت کے لئے اپنے والدین کو مبارک کہیں گے جنہوں نے اپنے والدین کی زندگی میں اُس تربیت کو کبھی ظاہر نہیں کیا تھا۔ لہٰذا ایمان سے آگے بڑھیں اور پُریقین رہیں کہ آپ کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔ بیوہ کے بیٹے کو زندہ کرنے کے لئے ایلیاہ کو تین مرتبہ اُس پر لیٹنا پڑا۔ اُس کی مثال سے سیکھیں اور ثابت قدم رہیں۔

۱۷

برکت کی دعا کرتے رہیں

آخری بات، جو کچھ آپ کرتے ہیں اُس کے لئے لگاتار برکت کی دعا کرتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کریں۔

خداوند کی برکت کے بغیر آپ کی بہترین کوششیں بے سُود ٹھہریں گی۔ تمام انسانوں کے دل اُس کے ہاتھ میں ہیں اور جب تک وہ اپنے روح سے آپ کے بچوں کے دل نہیں چھوئے گا آپ لاحاصل اپنے آپ کو تھکاتے رہیں گے۔ لہٰذا آپ جو کچھ اُن کے ذہنوں میں بوتے ہیں اُسے بلاناغہ دعا کا پانی دیتے رہیں۔ خداوند ہمارے دعا مانگنے سے زیادہ اُنہیں سُننے اور ہمارے مانگنے سے زیادہ ہمیں برکت دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ ہم اُن کے لئے درخواست کریں۔ اور مَیں دعا کے معاملے کو آپ کے سب کاموں کے بنیادی پتھر اور مہر کے طور پر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ جس بچے کے لئے بہت زیادہ دعائیں کی جائیں وہ شاذو نادر ہی گمراہ ہوتا ہے۔

اپنے بچوں کو ایسے سمجھیں جیسے یعقوب اپنے بچوں کو سمجھتا تھا۔ اُس نے اُن کے متعلق عیسو کو بتایا، ”یہ وہ بچے ہیں جو خدا نے تیرے خادم کو عنایت کئے ہیں“ (پیدائش ۳۳:۵)۔ اُن پر ایسے نظر کریں جیسے یوسف اپنے بیٹوں

پر کرتا تھا۔ اُس نے اپنے باپ کو اُن کے متعلق کہا ''یہ میرے بیٹے ہیں جو خدا نے مجھے یہاں دیئے ہیں'' (پیدائش ۴۸: ۹)۔ زبور نویس کی طرح اُنہیں ''خداوند کی طرف سے میراث'' سمجھیں (زبور ۱۲۷: ۳)۔ اور پھر پاک دلیری کے ساتھ خداوند سے التجا کریں کہ وہ اپنی عطا کردہ نعمت پر مہربان اور رحیم ہو۔ غور کریں کہ ابرہام نے اسمٰعیل سے اپنی محبت کے باعث کس طرح اُس کے لئے شفاعت کی'' کاش اسمٰعیل ہی تیرے حضور جیتا رہے'' (پیدائش ۱۷: ۱۸)۔ دیکھیں منوحہ نے سمسون کے متعلق فرشتے سے کیا کہا ''اُس لڑکے کا کیسا طور و طریق اور کیا کام ہو گا'' یعنی ہم اُس کی پرورش کیسے کریں (قضاۃ ۱۳: ۱۲)۔ ایوب کی شفقت پر توجہ دیں جس سے وہ اپنے بچوں کی روحوں کی فکر کرتا تھا۔ وہ'' سبھوں کے شمار کے موافق سوختنی قربانیاں چڑھاتا تھا کیونکہ ایوب کہتا تھا کہ شاید میرے بیٹوں نے کچھ خطا کی ہو اور اپنے دل میں خدا کی تکفیر کی ہو۔ ایوب ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا تھا'' (ایوب ۱: ۵)۔ والدین اگر آپ کو اپنے بچوں سے محبت ہے تو پھر آپ بھی اُن کے لئے ایسا ہی کریں۔ آپ رحم گاہ کے سامنے اُن کے نام لے کر دعا کرنا ہمیشہ جاری رکھیں۔

قاری، مَیں اختتام پر ایک مرتبہ پھر ہر اُس طریقے کی ضرورت اور اہمیت پر زور دینا چاہتا ہوں جس سے آپ اپنے بچوں کی اِس طرح تربیت کر سکتے ہیں کہ وہ آسمان پر جائیں۔

مَیں اچھی طرح جانتا ہوں کہ خدا قادرِ مطلق خدا ہے اور وہ سب کچھ اپنی مرضی کی مصلحت سے کرتا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ رحبعام، سلیمان کا بیٹا تھا اور

منسی، حزقیاہ کا بیٹا تھا۔ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ دین دار والدین کے بچے بھی دین دار ہی ہوں۔ لیکن مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ خدا اپنے کام پورے کرنے کے لئے وسیلے استعمال کرتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر آپ اُن وسیلوں کو موزوں طور پر استعمال نہیں کریں گے جیسے کہ مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں تو یہ بات قرینِ قیاس نہیں کہ آپ کے بچے بہتر ایمان دار بن سکیں۔

والدین آپ اپنے بچے کو بپتسمہ دلوا سکتے اور کلیسیا کا رُکن بنا سکتے ہیں۔ آپ اُن کے لئے روحانی اساتذہ کا انتظام کر سکتے ہیں جو اُنہیں تعلیم دیں اور دعاؤں سے آپ کے مددگار بنیں۔ آپ اُنہیں بہترین سکول میں بھیج سکتے اور اُنہیں بائبل اور دعائیہ کتابیں دے کر اُن کے ذہن دینی علم سے بھر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اِس دوران آپ گھر پر اُن کی باقاعدہ تربیت نہیں کرتے تو مَیں واضح الفاظ میں کہوں گا کہ مجھے ڈر ہے کہ آخر میں اُن کی روحوں کو مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ گھر وہ جگہ ہے جہاں عادات پروان چڑھتی ہیں اور جہاں کردار کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ گھر سے ہی ہم میں رُجحانات، پسند ناپسند اور خیالات نمو پاتے ہیں۔ اِس لئے مَیں آپ کے لئے دعا گو ہوں کہ آپ گھر پر اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرسکیں۔ یقیناً وہ آدمی مبارک ہے جو یہ الفاظ کہہ سکے جو بولٹن (Bolton) نے اپنے بچوں کو بسترِ مرگ پر کہے تھے، ''مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے کوئی بھی مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے مجھ سے بغیر نئی پیدائش کی حالت میں ملنے کی جرأت نہیں کرے گا۔''

والدین، مَیں خدا اور خداوند یسوع مسیح کے سامنے آپ کو سنجیدگی سے حکم دیتا ہوں کہ اُس راہ پر بچے کی تربیت کرنے کے لئے جاں فشانی کریں جس پر

اُسے جانا ہے۔ مَیں یہ حکم صرف بچوں کی خاطر نہیں بلکہ آپ کے مستقبل کے سکون اور اطمینان کی خاطر بھی آپ کو دیتا ہوں۔ یقیناً اِس میں آپ کا بھی بھلا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ آپ کی خوشیوں کا انحصار اِس بات پر بہت زیادہ ہے۔ بچے وہ کمان ہیں جس سے نہایت نوکیلے تیر نے انسان کے دل کو چھیدا ہے۔

بچے وہ تلخ ترین پیالے بن چکے ہیں جو انسان نے کبھی پیئے۔ بچے غم ناک آنسو بہانے کا سبب بنے ہیں جو انسان نے کبھی بہائے۔ آدم، یعقوب اور داؤد آپ کو بچوں کی طرف سے ملنے والے دکھوں کے متعلق بتا سکتے ہیں۔ دُنیا میں اُن دکھوں جیسے کوئی دُکھ نہیں جو بچوں نے اپنے والدین کو پہنچائے۔ لہٰذا دھیان رکھیں کہ کہیں آپ کی اپنی بے پروائی آپ کے بڑھاپے میں آپ کے دکھوں میں اضافے کا سبب نہ بن جائے۔ خیال رکھیں کہ کہیں آپ کو اُس وقت ایک ناشکرے بچے کی بدسلوکی پر آنسو نہ بہانے پڑیں جب آپ کی نظر کمزور ہو چکی ہو اور آپ کی قدرتی توانائی کم ہو چکی ہو۔

اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ کے بچے آپ کی زندگی بحال کرنے والے ہوں اور بڑھاپے میں آپ کو پالنے والے بنیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ لعنت نہیں بلکہ برکت بنیں، غم کی بجائے خوشی کا باعث بنیں، روبن نہیں بلکہ یہوداہ بنیں، عرفہ نہیں بلکہ روت بنیں، اگر آپ نوح کی طرح اُن کے کاموں سے شرمندہ نہیں ہونا چاہتے اور ربقہ کی طرح اُن سے تنگ نہیں آنا چاہتے، اگر آپ کی ایسی خواہش ہے تو میری اِس بروقت نصیحت کو یاد رکھیں کہ ابھی جب وہ چھوٹے ہیں تو صحیح راہ پر اُن کی تربیت کریں۔

مَیں اِس کتاب کا اختتام اپنے قارئین کے لئے اِس دعا سے کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سب اپنی روحوں کی قدر و قیمت جاننے کے لئے خدا سے تعلیم پائیں۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کیوں اکثر و بیشتر بپتسمہ کو محض ایک رسم تصور کیا جاتا اور مسیحی تربیت کو حقیر سمجھا جاتا اور نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ماں باپ اکثر و بیشتر اپنے بچوں کے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے محسوس کرتے ہیں۔ وہ فطرت کی حالت اور فضل کی حالت میں پائے جانے والے بڑے فرق کو جان ہی نہیں پاتے اور اِس لئے وہ بچوں کو اکیلا چھوڑ نے پر راضی ہو جاتے ہیں۔

اب خداوند آپ کو سب باتوں کی تعلیم دے کہ گناہ وہ مکروہ چیز ہے جس سے خدا کو نفرت ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ پھر آپ اپنے بچوں کے گناہوں پر ماتم کریں گے اور اُنہیں ایسے بچانے کی کوشش کریں گے جیسے لکڑیوں کو آگ سے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

خداوند آپ کو سکھائے گا کہ مسیح بیش قیمت موتی سے بھی بڑھ کر ہے اور اُس نے ہماری نجات کے لئے کس قدر عظیم اور مکمل کام کیا ہے۔ مجھے اعتماد ہے پھر آپ اپنے بچوں کو یسوع کے پاس لانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے تا کہ وہ اُس کے وسیلہ سے زندگی پائیں۔ خداوند آپ کو بتائے کہ آپ کو روح القدس کی کس قدر ضرورت ہے تا کہ آپ نئی مخلوق بنیں، پاک اور صاف ہوں اور آپ کی روح کو نئی زندگی ملے۔ مجھے یقین ہے پھر آپ اپنے بچوں کو ترغیب دیں گے کہ وہ اُسے پانے کے لئے بلاناغہ دعا کریں اور اُس وقت تک دعا کرتے رہیں جب تک وہ اُن کے دلوں میں قوت کے

ساتھ آ کر اور اُنہیں نیا مخلوق نہ بنا دے۔

خداوند ایسا ہی کرے اور مجھے اُمید ہے پھر آپ اپنے بچوں کی یقیناً بہتر طور پر تربیت کرسکیں گے۔ اُن کی تربیت کریں اِس زندگی کے لئے اور آنے والی زندگی کے لئے بھی، اِس دُنیا کے لئے اور آسمان کے لئے بھی۔ اُن کی تربیت کریں خدا کے لئے، مسیح کے لئے اور ابدیت کے لئے۔

MIK